آیاتہا ۳۸ ﴿ سُورَۃُ مُحَمَّدٍ مَدَنِیَّۃٌ ۴۷ ﴾ رکوعاتہا ۴

سورۂ محمد کا دوسرا نام سورۃ القتال بھی ہے۔

امام ابن ضریس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ القتال مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

امام نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سورۂ محمد مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ سورۂ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

ابن مردویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سورۂ محمد ہم میں ایک آیت ہے اور بنی امیہ میں ایک آیت ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز میں یہ قراءت کرتے تھے: اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۱ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۳

”جنہوں نے (خود بھی) حق کا انکار کیا اور (دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ سے روکتے رہے اللہ نے ان کے عملوں کو برباد کر دیا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایمان لے آئے جو اتارا گیا (رسول معظم) محمد (ﷺ) پر اور وہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے دور کر دیں ان سے ان کی برائیاں اور سنوار دیا ان کے حالات کو۔ (یوں) اس لیے کہ جنہوں نے کفر کیا وہ باطل کی پیروی کرتے تھے اور جو ایمان لائے تھے وہ حق کی پیروی کرتے تھے جو ان کے رب کی طرف سے تھا۔ اسی طرح اللہ بیان کرتا ہے لوگوں کے لیے ان کے حالات“۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ رحمہم اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور

ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ قریش کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے مراد مدینہ طیبہ کے انصار ہیں۔ اور وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے معاملات کو سنوار دیا۔ (1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان کے فاضل اعمال تھے لیکن اللہ تعالیٰ کفر کے ساتھ کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے حال کو سنوار دیا۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ کا معنی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے امور کو سنوار دیا۔ اور ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ کی تفسیر میں فرمایا: باطل سے مراد شیطان ہے۔ (3)

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ۛؕ وَ لَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَاۡ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴ سَیَهْدِیْهِمْ وَ یُصْلِحُ بَالَهُمْ ۚ۝۵ وَ یُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶

''پھر جب (میدان جنگ میں) تمہارا کفار سے آمنا سامنا ہو تو ان کی گردن اڑا دو۔ یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کرلو تو پھر کس کر باندھو رسیاں۔ بعد ازاں یا تو احسان کر کے ان کو رہا کر دو یا ان سے فدیہ لو یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے۔ یہی حکم ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا، لیکن وہ آزمانا چاہتا ہے تمہیں بعض کو بعض سے۔ اور جو مار ڈالے گئے اللہ کی راہ میں پس اللہ ان کے اعمال ضائع نہیں ہونے دے گا۔ وہ پہنچا دے گا انہیں بلند مدارج پر اور سنوار دے گا ان کے حالات کو۔ اور داخل کرے گا انہیں بہشت میں جس کی پہچان اس نے انہیں کرادی تھی''۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ کی تفسیر میں فرمایا: کہ كَفَرُوْا سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ اور فَضَرْبَ الرِّقَابِ کے بارے فرمایا کہ تم ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک کہ وہ کہہ دیں لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 47، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 46 3۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 48

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم انہیں قید نہ کرو اور نہ ان سے فدیہ وصول کرو۔ یہاں تک کہ تم انہیں تلوار کے ساتھ خوب قتل کرلو۔

امام نحاس رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً کے ضمن میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو قیدیوں کے بارے اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو انہیں قتل کردیں۔ اگر چاہیں تو انہیں غلام بنالیں اور اگر چاہیں تو ان سے فدیہ لے لیں۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً کے بارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت منسوخ ہے اور اس کی ناسخ یہ آیت ہے فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ الآیہ (التوبہ:5) (پھر جب گزر جائیں حرمت والے مہینے تو قتل کرو مشرکین کو جہاں بھی تم پاؤ انہیں) (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پس انہیں رخصت دی گئی ہے کہ وہ ان میں سے جن پر چاہیں ان پر احسان کریں۔ پھر اس حکم کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ برات میں منسوخ کردیا اور فرمایا فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (التوبۃ:5)

امام عبد بن حمید، ابوداؤد نے ناسخ میں، ابن جریر اور ابن منذر نے اسی آیت کے ضمن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: مسلمانوں کا جب مشرکین سے آمنا سامنا ہو تو یہ انہیں خوب قتل کریں۔ اور جب ان میں سے بعض کو قیدی بنالیں تو پھر ان کے لیے صرف یہ ہے کہ یا ان سے فدیہ لے لیں اور پھر ان پر احسان کریں (اور انہیں آزاد کر دیں) پھر اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ اور فرمایا فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ (الانفال:57) (پس اگر آپ پائیں انہیں (میدان) جنگ میں تو (انہیں عبرت ناک سزا دے کر) منتشر کردو انہیں جو ان کے پیچھے ہیں۔(2)

امام عبدالرزاق نے مصنف میں، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ ضحاک اور مجاہد رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں نے فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً کے بارے کہا ہے کہ اس حکم کو اس آیت نے منسوخ کردیا ہے: فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (التوبۃ:5)(3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے سدی سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔(4)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ دونوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام میں سے دو آدمیوں کو مشرکین قیدیوں میں سے دو آدمیوں کے بدلے بطور فدیہ وصول کیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت اشعث سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت حسن اور حضرت عطاء رحمہما اللہ تعالیٰ سے فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً کے بارے سوال کیا۔ تو ان میں سے ایک نے کہا قیدی پر احسان کیا جائے گا مگر فدیہ نہیں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 50، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 49

3۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 50 4۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 49

لیا جائے گا۔ اور دوسرے نے کہا: اسی طرح کیا جائے گا جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے کہ اس پر احسان کیا جائے گا۔ یعنی رہا کر دیا جائے گا مگر فدیہ لیا جائے گا۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حجاج قیدی لے کر آیا اور اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک آدمی دیا کہ آپ اسے قتل کر دیں گے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارا حکم اس طرح نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً۔(1)

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے سنن میں حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے زانیہ کے بیٹے کو آزاد کیا اور فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس پر بھی احسان کریں جو اس سے بھی بڑھ کر برا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً۔

امام عبدالرزاق نے مصنف میں، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: قیدیوں کو قتل کرنا حلال نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً تو حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: تو اس طرح کی کسی شے کی پرواہ نہ کر۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو اس حال میں پایا ہے کہ وہ تمام کے تمام اس کا انکار کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں یہ حکم منسوخ ہے۔ بے شک یہ حکم اس مصالحت کے بارے میں تھا جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان تھی۔ رہے آج کے حالات تو حکم اس طرح نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (التوبۃ: 5) اور وہ مزید فرماتا ہے: فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ پس اگر وہ مشرکین عرب ہوں ان سے سوائے اسلام کے کوئی شے قبول نہ کی جائے۔ اور اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان کے لیے قتل ہے۔ اور جو مشرکین عرب کے سوا ہیں۔ جب انہیں قیدی بنا لیا جائے تو ان کے بارے میں مسلمانوں کو اختیار ہے۔ اگر چاہیں تو انہیں قتل کر دیں، اگر چاہیں تو انہیں زندہ رکھیں اور اگر چاہیں تو ان سے فدیہ لے لیں جب کہ وہ اپنے دین سے نہ پھریں۔ اور اگر وہ اسلام ظاہر کریں تو پھر ان سے فدیہ نہ لیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے صغیر (نابالغ) عورت اور شیخ فانی کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ فدیہ لینے یا احسان کرنے کا جو حکم پہلے موجود تھا، اسے اس آیت نے منسوخ کر دیا: فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (التوبۃ: 5)(3)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ مشرکین کو پکڑ کر قتل کرنا ناپسند کرتے تھے۔ اور یہ آیت پڑھتے تھے: فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً۔ پھر اسے اس آیت نے منسوخ کر

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 50، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مصنف عبدالرزاق، باب قتل اہل الشرک، جلد 5، صفحہ 143 (9467)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کرہ الفداء بالدراہم، جلد 6، صفحہ 497 (33259)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

دیا۔ فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (النساء:89) یہ آیت نازل ہوئی۔ انہوں نے یہ گمان کیا کہ یہ صرف اہل عرب کے بارے ہے۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے عقبہ بن ابی معیط کو بدر کے دن پکڑ کر قتل کر دیا۔(1)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے وصفاء (خدمت کے قابل لڑکے) اور عسفاء (مزدوری کرنے والے) کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔(2)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے ضحاک رحمہ اللہ بن مزاحم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ مگر ان میں سے جو جنگ میں عملاً شریک ہوں (تو انہیں قتل کرنا ممنوع نہیں)(3)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا۔ تو انہوں نے ایک آدمی کو تلاش کیا۔ وہ درخت پر چڑھ گیا۔ تو انہوں نے درخت کو آگ کے ساتھ جلا دیا۔ جب وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ تو سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ نے فرمایا: بے شک میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دوں۔ میں تو صرف گردنیں مارنے اور رسیاں باندھنے کا (اختیار دے کر) بھیجا گیا ہوں۔(4)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا کے ضمن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں تک کہ شرک نہ رہے۔(5)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اسی کے تحت حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں اس آیت کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے: یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ظہور ہو جائے اور ہر یہودی، عیسائی اور صاحب دین اسلام لے آئے۔ بکری بھیڑیئے سے محفوظ ہو جائے، چوہیا کسی چمڑے کے برتن کو نہ کاٹے اور تمام لوگوں سے عداوت اور دشمنی ختم ہو جائے۔ یہی اسلام کا تمام دینوں پر غلبہ ہے۔ اور مسلمان آدمی خوشحالی ہوگا یہاں تک کہ اس کے پاؤں خون ٹپکائیں گے جب وہ انہیں رکھے گا۔(6)

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قریب ہے جو تم میں سے زندہ رہا، اس کی ملاقات حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہو۔ وہ ہدایت یافتہ امام ہیں اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اس وقت صلیب توڑ دی جائے گی۔ خنزیر قتل کر دیئے جائیں

1۔ مصنف عبدالرزاق، باب قتل اہل الشرک، جلد 5، صفحہ 140 (9452)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مصنف عبدالرزاق، باب عقر الشجر بارض العدو، جلد 5، صفحہ 137 (9442)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 138 (9447)
4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 485 (33145)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 52، دار احیاء التراث العربی بیروت
6۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 51

گے۔ جزیہ لگا دیا جائے گا اور جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ ظہور ہے۔

امام ابن سعد، احمد، نسائی، بغوی، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ اس اثناء میں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا۔ اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بے شک گھوڑے باندھ دیئے گئے اور ہتھیار رکھ دیئے گئے۔ اور لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ جنگ نہیں ہے۔ بے شک جنگ نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ بولا ہے۔ ابھی تو جنگ شروع ہوئی ہے اور میری امت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتا رہے گا اور جو ان سے پیچھے رہے انہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے دل ٹیڑھے کر دے گا۔ تاکہ وہ انہیں ان کے ذریعے رزق دے، وہ قتال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور گھوڑے کی پیشانی میں خیر اور بھلائی مسلسل رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور جنگ اپنے ہتھیار نہیں ڈالے گی یہاں تک کہ یاجوج ماجوج باہر نکل آئیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح عطا فرمائی گئی۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آج اسلام نے اپنے قدم مضبوط کر لیے ہیں اور جنگ نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جنگ اپنے ہتھیار میان میں نہیں ڈالے گی۔ مگر اس سے پہلے چھ چیزیں ہوں گی: ان میں سے سب سے پہلے میرا وصال ہے۔ پھر بیت المقدس کی فتح۔ پھر میری امت کے دو گروہ ہوں گے۔ وہ ایک دوسرے کو للکاریں گے اور بعض بعض کو قتل کر دیں گے اور مال بہا دیں گے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے اور وہ ناراض ہو جائے گا۔ اور موت اس طرح ہوگی جیسا کہ بکریاں قعاص (سینہ کی ایک بیماری جو گردن توڑ دیتی ہے) میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اور بنی اصفر کا بچہ ایک دن میں اتنا بڑھے گا جتنا کہ ایک مہینے میں بڑھتا ہے۔ اور ایک مہینے میں سال کے برابر نشو ونما پائے گا۔ پس اس کی قوم اس میں خوب رغبت رکھے گی اور وہ اسے بادشاہ بنا لیں گے اور کہیں گے: ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا بادشاہ تجھے ہم پر حاکم مقرر کر دے گا۔ پس وہ ایک جمع عظیم کو جمع کرلے گا۔ پھر چل پڑے گا۔ یہاں تک کہ وہ عریش اور انطاکیہ کے درمیان پہنچ جائے گا۔ اس دن تمہارا امیر کتنا اچھا امیر ہوگا۔ پس وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ تو وہ کہیں گے ہم ان سے جنگ لڑیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے۔ تو وہ کہے گا میں ایسا گمان نہیں کرتا۔ ہم اپنی اولادوں اور اہل وعیال کی حفاظت کریں گے۔ ہم ان کے اور زمین کے درمیان جگہ خالی چھوڑ دیں گے۔ پھر ہم جنگ لڑیں گے۔ تحقیق ہم نے اپنی اولادوں کو محفوظ کر لیا۔ پس وہ چل پڑیں گے اور وہ اپنی زمینوں کو خالی چھوڑ دیں گے۔ یہاں تک کہ وہ میرے اس شہر میں آ جائیں گے۔ اور وہ ا سلام سے ہدایت طلب کریں گے۔ اور وہ انہیں ہدایت دیں گے۔ پھر وہ کہے گا: میرے ساتھ صرف وہی رہے جو اللہ کے لیے اپنا آپ قربان کر دے گا۔ یہاں تک کہ ہمارا ان

سے آمنا سامنا ہو جائے اور ہم جنگ لڑیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ پس اس کے پاس ستر ہزار افراد جمع ہو جائیں گے اور تعداد اس سے بھی بڑھ جائے گی۔ تو وہ کہے گا میرے لیے ستر ہزار کافی ہیں۔ زمین انہیں برداشت نہیں کرے گی۔ ان میں ان کے دشمن کے جاسوس بھی ہوں گے۔ وہ ان کے پاس آئیں گے اور جو کچھ ہوا، وہ اس کے بارے انہیں خبر دے دیں گے۔ پس وہ ان کی طرف چل پڑیں گے یہاں تک کہ جب وہ آمنے سامنے ہوں گے تو وہ سوال کریں گے کہ وہ ان کے لیے راستہ چھوڑ دے جن کا ان کے ساتھ کوئی نسبی تعلق ہے۔ پس وہ انہیں بلائے گا اور کہے گا جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس کے بارے تمہاری کیا رائے ہے؟ تو وہ کہیں گے: تم سے بڑھ کر ان کے ساتھ جنگ کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا اور نہ کوئی ان سے بڑھ کر زیادہ بعید ہے۔ پس وہ کہے گا: تم اپنی جگہ ثابت قدم رہو اور اپنی نیامیں توڑ دو۔ پس اللہ تعالیٰ ان پر اپنی تلوار لہرائے گا تو ان میں سے دو تہائی قتل ہو جائیں گے اور ایک تہائی کشتیوں میں ٹھہر جائیں گے۔ اور ان کے ساتھی بھی انہیں میں ہوں گے۔ حتیٰ کہ جب ان کے پہاڑ ان کے سامنے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر ہوا بھیج دے گا۔ تو وہ ہوا انہیں شام میں ان کے لنگر انداز ہونے کی جگہ کی طرف لوٹا دے گی۔ پس وہیں اپنی کشتیوں کی نزدیک ساحل پر انہیں پکڑ لیا جائے گا اور انہیں ذبح کر دیا جائے گا۔ پس اس دن جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے گی۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے ذٰلِكَ ۛ وَ لَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنے کثیر لشکروں کے ساتھ ان سے بدلہ لے لیتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کل مخلوق اس کا لشکر ہے۔ سو اگر وہ مسلط کر دے تو وہ اپنی مخلوق کو دو چند کر دے۔ بالیقین وہی اس کا لشکر ہو جائے۔ (1)

امام ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ارشاد کے بارے میں فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ خود ہی ان سے بدلہ لینا چاہتا۔ تو یقیناً ان پر فرشتہ بھیج کر انہیں ہلاک و برباد کر دیتا۔ اور وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت حضور نبی مکرم ﷺ کے ان صحابہ کرام کے بارے نازل ہوئی جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے وَالَّذِیْنَ قٰتَلُوْا الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ (یعنی صیغہ مجہول کے بجائے معروف پڑھا ہے)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے اسی آیت کے ضمن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ آیت غزوۂ احد کے دن نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ گھاٹی میں تھے۔ اور زخمی اور شہدا ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ اس دن مشرکین نے یہ نعرہ لگایا۔ اُعْلُ هُبَلُ۔ اور مسلمانوں نے اس کا جواب اس طرح دیا: اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ مشرکین نے اس دن کو بدر کے دن کا بدلہ اور انتقام قرار دیا۔ بے شک جنگ پانسہ بدلتی رہتی ہے۔ لنا عزی ولا عزی لکم۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جواباً کہو۔ اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَكُمْ۔ بے شک مقتولوں کی کیفیت مختلف ہے۔ ہمارے مقتول زندہ ہیں رزق دیئے جائیں گے۔ اور تمہارے مقتول آگ میں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 52، دار احیاء التراث العربی بیروت

ہیں وہ عذاب دیئے جائیں گے۔'' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ''قُوْلُوا اللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ اِنَّ الْقَتْلٰی مُخْتَلِفَۃٌ اَمَّا قَتْلَانَا فَاَحْیَاءٌ یُرْزَقُوْنَ، وَاَمَّا قَتْلَاکُمْ فَفِی النَّارِ یُعَذَّبُوْنَ''(1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے وَیُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ اہل جنت کی ان کے گھروں اور ان کے مساکن کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے وہاں سے جو جگہ تقسیم فرمادی ہے۔ وہ کبھی وہاں سے خطا نہیں کریں گے گویا کہ وہ جب سے پیدا کیے گئے ہیں وہاں رہ رہے ہیں۔ اس پر وہ کسی اور کی راہنمائی نہیں کریں گے۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ عَرَّفَهَا لَهُمْ کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت میں ان کی منازل کی پہچان کرادی ہے۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اسی آیت کے تحت حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ فرشتہ جو دنیا میں انسان کے اعمال کی حفاظت کرنے پر مقرر کیا گیا ہے وہ جنت میں اس کے آگے آگے چلے گا۔ اور انسان اس کے پیچھے پیچھے چلتا جائے گا یہاں تک کہ وہ آخری منزل آجائے گی جو اسے کے لیے ہے۔ پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اسے جنت میں عطا فرمایا، وہ اس ہر شے کو پہچان لے گا۔ پس جب جنت میں اپنی آخری منزل پر وہ پہنچے گا۔ تو وہ اپنے گھر اور اپنی ازواج کے پاس داخل ہو جائے گا اور وہاں سے وہ فرشتہ واپس لوٹ آئے گا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور (میدان جہاد میں) تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ اور جنہوں نے (حق کا) انکار کیا، خدا کرے وہ منہ کے بل اوندھے گریں اور اللہ ان کے اعمال کو برباد کر دے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ناپسند کیا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا پس اس نے ضائع کر دیئے ان کے اعمال۔ تو کیا انہوں نے سیر و سیاحت نہیں کی زمین میں تاکہ وہ خود دیکھ لیتے کہ کیسا انجام ہوا ان (منکروں) کا جو ان سے پہلے گزرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر تباہی نازل کر دی اور کفار کے لیے اسی قسم کی سزائیں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 53، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 54 3۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 53

ہیں۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا مددگار ہے اور کفار کا کوئی مددگار نہیں''۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ کی تفسیر میں انہوں نے فرمایا: اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں اپنی مدد پر ثابت قدم رکھے گا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اسے عطا کرے جو اس سے سوال کرے اور اس کی مدد کرے جو اس کے (دین کی) مدد کرے۔ اور وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ۝ کے بارے فرمایا: پہلی آیت میں وہ کفار مراد ہیں جنہیں بدر کے دن اللہ تعالیٰ نے قتل کیا اور دوسری آیت میں عام کفار مراد ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ کا مفہوم ہے کہ یہ اس لیے ہے کیونکہ انہوں نے فرائض کو ناپسند کیا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف قسم کے عذاب کے ساتھ ہلاک کیا۔ اس طرح کہ غور وفکر کرنے والا غور وفکر کرتا ہے، ذکر کرنے والا ذکر کرتا ہے، لوٹنے والا لوٹ آتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے امثال بیان فرمائیں اور رسل علیہم السلام کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے حکم کو سمجھ لیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا کے تحت بیان فرمایا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قوم کے کفار کے لیے اسی قسم کی سزائیں ہیں۔ جیسا کہ ان بستیوں کو عذاب کے ساتھ تباہ و برباد کر دیا گیا۔ پس وہ تلوار کے ساتھ ہلاک کر دیئے گئے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا۝ کا مفہوم ہے کہ کفار کے لیے اسی قسم کی سزائیں ہیں جس طرح قرون اولیٰ کے لوگوں کو ہلاک کیا گیا۔ سو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے کفار کے لیے وعید ہے۔ اور ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے بارے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا ولی ہے۔(1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے تحت انہوں نے فرمایا کہ اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔(2)

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 56، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 206، دار الکتب العلمیہ بیروت

الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝

"بے شک اللہ تعالیٰ داخل فرمائے گا جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے (سدا بہار) باغات میں، رواں ہیں جن کے نیچے نہریں اور جنہوں نے کفر کیا وہ عیش اڑا رہے ہیں اور محض کھانے (پینے) میں مصروف ہیں ڈنگروں کی طرح حالانکہ آتش جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ اور بہت سی ایسی بستیاں تھیں جو قوت وشوکت میں تمہاری اس بستی سے کہیں زیادہ تھیں جس (کے باشندوں) نے آپ کو نکال دیا۔ ہم نے ان بستیوں کے مکینوں کو ہلاک کر دیا پس کوئی ان کا مددگار نہ تھا۔ کیا وہ شخص جس کے پاس روشن دلائل ہیں اپنے رب کے پاس سے، اس (بدبخت) کی مانند ہے آراستہ کر دیئے گئے جس کے لیے اس کے برے اعمال اور وہ پیروی کرتے رہے اپنی خواہشوں کی"۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ کا مفہوم ہے کہ وہ اپنی آخرت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

امام عبد بن حمید، ابویعلیٰ، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے غار کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے تمام شہروں سے زیادہ محبوب شہر ہے اور تو میرے نزدیک بھی اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں سے بڑھ کر محبوب ہے۔ اگر تیرے باسی مجھے تجھ سے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا۔ پس دشمنوں نے انتہائی سرکشی کا مظاہرہ کیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر حملہ کیا یا غیر قاتل کو قتل کیا یا۔ پھر اہل جاہلیت کے کینہ اور عداوت کے سبب قتل کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ۔ (1)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آیت میں قَرْيَةٍ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ اور بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ سے مراد حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ میں مشرکین مراد ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر خواہش ضلالت وگمراہی ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے یہ ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں بھی ہوئی (خواہش) کا ذکر کیا ہے اس کی مذمت بیان کی ہے۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 57، دار احیاء التراث العربی بیروت

اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

''احوال اس جنت کے جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے۔ اس میں نہریں ہیں ایسے پانی کی جس کی بو اور مزہ نہیں بگڑتا۔ اور نہریں ہیں دودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا۔ اور نہریں ہیں شراب کی جو لذت بخش ہے پینے والوں کے لیے۔ اور نہریں ہیں شہد کی جو صاف ستھرا ہے۔ اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور (مزید براں ان کے لیے) بخشش ہوگی اپنے رب کی طرف سے (سوچو!) کیا یہ ان کی مانند ہوں گے جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا اور وہ کاٹ دے گا ان کی آنتوں کو''۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آیت کریمہ میں غَیْرِ اٰسِنٍ کا معنی غو متغیر ہے (یعنی ایسا پانی جس کی بو اور مزہ تبدیل نہیں ہوگا) (1)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ وہ ایسے پانی کی نہریں ہیں جو بدبودار نہیں ہوگا۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جنت میں ایسے دودھ کی نہریں ہیں جو دوہا نہیں گیا۔ (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ کی تفسیر میں کہا ہے کہ ایسے دودھ کی نہریں ہیں جو گوبر اور خون کے درمیان سے نہیں نکلتا۔ اور وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ کے بارے فرمایا کہ وہاں ایسی شراب کی نہریں ہیں جسے لوگ اپنے پاؤں کے پاس گدلا نہیں کرسکیں گے۔ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى فرمایا اسے شہد کی نہریں ہیں جو مکھیوں کے پیٹ سے نہیں نکلا۔

امام احمد، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحہم اللہ نے البعث والنشور میں حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جنت میں دودھ، پانی، شہد اور شراب کے سمندر ہیں۔ پھر اس کے بعد انہیں سے نہریں نکلیں گی۔ (4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 58، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 59
4۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، باب ماجاء فی صفۃ انہار الجنۃ، جلد 10، صفحہ 31 (2571)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام حارث بن ابی اسامہ نے مسند میں اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ دریائے نیل جنت میں شہد کا دریا ہوگا، دریائے دجلہ جنت میں دودھ کا دریا ہوگا، دریائے فرات جنت میں شراب کا دریا ہوگا اور دریائے سیحان جنت میں پانی کا دریا ہوگا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت کلبی سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس آیت کے ضمن میں فرمایا کہ مجھے ابوصالح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے شب معراج سیر کرائی گئی تو میرے ساتھ ایک فرشتہ چلا اور وہ شراب کے دریا پر لے گیا۔ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ تو میں نے فرشتے سے پوچھا: یہ کون سا دریا ہے؟ تو اس نے کہا: یہ دریائے دجلہ ہے۔ پھر میں نے اسے کہا: بے شک یہ پانی ہے؟ تو اس نے کہا دنیا میں یہ پانی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا جسے چاہا سیراب کرتا رہا۔ لیکن آخرت میں یہ اہل جنت کے لیے شراب ہے۔ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں اس فرشتے کے ساتھ نہر الرب کی طرف چل پڑا۔ تو میں نے فرشتے سے پوچھا: یہ کون سا دریا ہے؟ اس نے جواب دیا یہ دریائے جیحون ہے۔ یہ ایسا پانی ہے جس کی بو اور مزہ نہیں بگڑتا۔ دنیا میں یہ پانی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جسے چاہا اس سے سیراب کرتا رہا۔ لیکن آخرت میں یہ ایسا پانی ہے جس کا ذائقہ اور بو نہیں بگڑے گی۔ پھر وہ فرشتہ مجھے لے کر چلا۔ اور اس نے مجھے دودھ کی ایک ایسی نہر پر پہنچایا جو قبلہ سمت سے متصل تھی۔ تو میں نے اس فرشتے سے کہا: یہ کون سا دریا ہے؟ اس نے کہا: یہ دریائے فرات ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کیا یہ پانی ہے؟ اس نے جواب دیا یہ پانی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جسے چاہا اس کے ساتھ سیراب کرتا رہا اور آخرت میں یہ ان مومنین کی اولادوں کے لیے دودھ ہے جن سے اور جن کے آباء سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا۔ پھر وہ فرشتہ مجھے لے کر چلا اور اس نے مجھے اس شہد کے دریا تک پہنچا دیا جو مدینہ طیبہ کی جانب سے نکلتا ہے۔ تو میں نے اس فرشتے سے پوچھا: جو میرے ساتھ بھیجا گیا تھا کہ یہ کون سا دریا ہے؟ اس نے جواب دیا یہ دریائے مصر ہے۔ میں نے کہا کیا یہ پانی ہے؟ اس نے جواب دیا یہ پانی تھا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جنہیں چاہا دنیا میں سیراب کرتا رہا اور آخرت میں یہ اہل جنت کے لیے شہد ہے۔ وَ لَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فرماتے ہیں جنت میں ان کے لیے ہر قسم کے پھل ہوں گے۔ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ اور مزید براں ان کے لیے اپنے رب کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہوگی۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی جسے نہیک بن سنان کہا جاتا تھا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! آپ یہ حرف کیسے پڑھتے ہیں۔ کیا یاء کے ساتھ یا الف کے ساتھ؟ یعنی ''مِنْ مَّآءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ یا مِنْ مَّآءٍ غَيْرِ آسِنٍ'' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کیا اس کے سوا تو نے سارے قرآن کو سمجھ لیا ہے؟ تو اس نے کہا: بلاشبہ میں تو (سورۃ) مفصل ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ تو اس شعر کی طرح ہے کہ ایک قوم قرآن پڑھے گی اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ لیکن قرآن جب دل میں واقع ہوتا ہے اور ان میں راسخ ہو جاتا ہے تو پھر نفع دیتا ہے۔ بے شک میں

1۔ صحیح مسلم، باب ترتیل القرآن، جلد 1، صفحہ 74-273، وزارت تعلیم اسلام آباد

4B

ایسی نظائر پہنچاتا ہوں کہ جو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے سعد بن ظریف رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے ابو اسحاق سے مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نے اسی کے متعلق حارث سے سوال کیا۔ تو انہوں نے مجھے یہ بتایا کہ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ سے مراد تسنیم ہے۔ انہوں نے کہا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ اسے کوئی ہاتھ مس نہیں کرے گا۔ اور یہ پانی اس طرح آئے گا کہ سیدھا منہ میں داخل ہو جائے گا۔(1) واللہ تعالیٰ اعلم۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۣ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝١٦ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝١٧ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝١٨ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝١٩

''اور ان میں کچھ ایسے ہیں جو کان لگائے رکھتے ہیں آپ کی طرف۔ حتی کہ جب نکلتے ہیں آپ کے پاس سے تو کہتے ہیں اہل علم سے (کہ ذرا غور فرمائیے) یہ صاحب ابھی ابھی کیا کہہ رہے تھے۔ یہی وہ (بدبخت) ہیں مہر لگا دی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور وہ پیروی کرتے ہیں اپنی خواہشوں کی۔ اور جو لوگ راہ ہدایت پر چلے اللہ تعالیٰ بڑھا دیتا ہے ان کے نور ہدایت کو اور انہیں تقویٰ کی توفیق بخشتا ہے۔ پس کیا یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں قیامت کا کہ آجائے ان پر اچانک۔ بے شک اس کی نشانیاں تو آ ہی گئی ہیں۔ (تو جب قیامت ان پر آ گئی) تو اس وقت ان کو سمجھنا کب نصیب ہوگا۔ پس آپ جان لیں کہ نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے اور دعا مانگا کریں کہ اللہ آپ کو گناہ سے محفوظ رکھے نیز مغفرت طلب کریں مومن مردوں اور عورتوں کے لیے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہارے چلنے پھرنے اور آرام کرنے کی جگہوں کو''۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ مومنین اور منافقین حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جمع ہوتے تھے۔ جو کچھ آپ ﷺ ارشاد فرماتے مومنین انہیں توجہ سے سنتے تھے اور انہیں یاد کر لیتے تھے۔ لیکن منافقین انہیں سنتے تو تھے مگر یاد نہیں کرتے تھے۔ اور جب وہاں سے باہر نکلتے تو مومنین سے پوچھتے ابھی ابھی آپ نے کیا فرمایا ہے؟ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 58، دار احیاء التراث العربی بیروت

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوتے تھے۔ اور جب آپ کے پاس سے باہر نکلتے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے: آپ نے ابھی ابھی کیا کہا ہے؟ تو وہ فرماتے: آپ ﷺ نے اس اس طرح فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما صاحب علم لوگوں میں سے تھے۔

امام ابن جریر، حاکم رحمہما اللہ اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ ان دونوں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں بھی اہل علم میں سے تھا۔ اور مجھ سے بھی سوال کیے جاتے تھے۔(1)

عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ کے تحت فرمایا کہ یہ منافقین تھے۔ دو آدمی داخل ہوئے۔ پس ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے عقل دی گئی۔ وہ جو سنتا ہے اس سے وہ نفع اٹھاتا ہے۔ اور ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے عقل نہیں دی گئی۔ اس نے نہ توجہ سے کچھ سنا اور نہ اس سے نفع اٹھایا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کریمہ میں اُوْتُوا الْعِلْمَ سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت کلبی کی سند سے حضرت ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اُوْتُوا الْعِلْمَ سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام ابن منذر اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ اہل کتاب میں سے کچھ لوگ اپنے رسولوں کے ساتھ ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی۔ اور وہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ ﷺ کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ بھی آپ کی بعثت سے پہلے ایمان لائے۔ لیکن جب آپ ﷺ مبعوث ہوئے تو انہوں نے آپ کے ساتھ کفر کیا۔ انہیں کے بارے یہ ارشاد گرامی ہے۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (آل عمران: 106) اور اہل کتاب میں سے ایک قوم تھی جو اپنے رسولوں کے ساتھ اور حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کی بعثت سے پہلے ایمان لائے۔ اور پھر جب آپ مبعوث ہوئے، تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ پھر بھی ایمان لائے۔ تو ان کے بارے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى الآیہ کے بارے فرمایا کہ جب قرآن نازل کیا گیا تو وہ اس کے ساتھ ایمان لائے تو یہ ان کے لیے سراپا ہدایت ہے۔ اور جب ناسخ منسوخ سے کھل کر واضح ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت میں مزید اضافہ کر دیا۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا سے مراد

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 61، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 60
3۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 62 4۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 63

ہے قیامت قریب آ چکی ہے۔(4)

امام ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَشْرَاطُهَا سے مراد قیامت کی ابتدائی نشانیاں ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: کہ حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت سہل بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی وسطیٰ اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اس طرح اشارہ کر کے فرمایا: میری بعثت اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ملی ہوئی ہیں۔

امام احمد، بخاری، مسلم اور ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح ہیں۔ اور آپ ﷺ نے سبابہ (انگوٹھے کے ساتھ متصل شہادت کی انگلی) اور وسطیٰ انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا کے تحت حضرت سعید بن ابی عروبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: تحقیق قیامت قریب آ چکی ہے، تمہاری جانب سے فدیہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندوں کے لیے فراغت قریب ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد اپنے اصحاب کو خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا اور بالکل تھوڑا سا باقی رہ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے؟ دنیا میں سے جو گزر چکا ہے اور اس میں سے جو باقی ہے اس کی مثال تمہارے اس دن کی طرح ہے کہ جو اس سے گزر چکا ہے اور جو اس سے باقی ہے۔ پس اس سے انتہائی تھوڑا وقت باقی ہے (یعنی جس طرح یہ دن گزر چکا ہے اور انتہائی قلیل مقدار اس کی باقی ہے بالکل اسی طرح دنیا گزر چکی ہے اور اس کی انتہائی قلیل مقدار باقی ہے)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں اور قیامت دونوں اکٹھے بھیجے گئے۔ قریب تھا کہ وہ مجھ سے سبقت لے جاتی۔

امام بخاری رحمہ اللہ اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت دونوں اس طرح بھیجے گئے۔(2)

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے ابو جبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے فوراً ہلاک کر دینے والی زہر (قیامت) میں مبعوث کیا گیا۔

1۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، باب بعثت انا والساعۃ الخ، جلد 6، صفحہ 387 (2214)، دار الفکر بیروت

2۔ سنن ابن ماجہ، باب اشراط الساعۃ، جلد 4، صفحہ 421 (4040)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم اور ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، شراب پی جائے گی، زنا زیادہ ہو جائے گا، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں کثیر ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے مقابلے میں ایک مرد ہوگا۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابن ماجہ اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس باہر تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی حاضر خدمت ہوا۔ اس نے پوچھا: یارسول اللہ! ﷺ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا: اس کے بارے مسئول (جس سے سوال کیا گیا ہے) سائل (سوال کرنے والا) سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ میں اس کی علامات بیان کیے دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی تو یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے، جب ننگے پاؤں اور ننگے بدن بکریوں کے چرواہے لوگوں کے سردار ہوں گے تو یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ اور جب ریوڑ چرانے والے بلند و بالا عالیشان محلات تعمیر کریں گے تو یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (2)

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب امانتیں ضائع کی جانے لگیں تو پھر قیامت کا انتظار کر۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ انہیں کس طرح ضائع کیا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب معاملہ اس کے سپرد کر دیا جائے جو اس کے اہل نہ ہو تو پھر قیامت کا انتظار کر۔ (3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ قیامت کب آئیگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا سائل مسئول سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے عرض کی: اگر آپ ہمیں اس کی علامات بتا دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک علامت تقارب الاسواق ہے۔ میں نے عرض کی: تقارب الاسواق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اصابت رائے کے کم ہونے کے سبب لوگ آپس میں ایک دوسرے پر شک کریں گے۔ زنا کی اولاد زیادہ ہو جائے گی، غیبت پھیل جائے گی، مالداروں کی تعظیم کی جائے گی، مساجد میں فاسقوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں گی، گناہ کرنے والے بڑھ جائیں گے اور ظلم کرنے والے غالب ہو جائیں گے۔

امام ابن مردویہ اور دیلمی رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے: پڑوس کا بد خلق ہونا، رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی کرنا، جہاد سے تلواروں کا رک جانا اور دین کے سبب دنیا کو اختیار کرنا۔ (4)

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب العلم، جلد 16-15، صفحہ 181 (9)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 146 (5)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 14، وزارت تعلیم اسلام آباد

4۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 4، صفحہ 5 (6003)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ دنیا کے سبب لئیم بن لئیم لوگوں میں زیادہ سعادت مند ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا ہرگز ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ لئیم بن لئیم کے لیے ہو جائے گی۔(1)

امام احمد، بخاری اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ تم ایسی قوم سے قتال کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے منہ چوڑے ہوں گے۔ گویا کہ ان کے چہرے تہ بتہ سپر کی مانند ہوں گے۔(2)

امام نسائی رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ علم قبض کر لیا جائے گا۔ مال عام ہو جائے گا۔ تجارت پھیل جائے گی اور قلم اٹھ جائے گا'' عمرو نے کہا: پس اگر یہ آدمی کوئی شے بیچے گا تو کہے گا کہ میں بنی فلاں کے تاجر سے مشورہ کرلوں اور وہ آس پاس کے بڑے بڑے گھروں میں کوئی کاتب تلاش کرے گا لیکن اسے وہ نہیں پا سکے گا۔

امام احمد، بخاری، مسلم اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: قیامت سے پہلے کچھ ایام ہوں گے جن میں علم اٹھا لیا جائے گا۔ ان میں جہالت اتر آئے گی اور ان میں فتنہ وفساد بڑھ جائے گا۔(3)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے مصنف میں عبداللہ بن ربیب الجندی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوالولید، اے عبادۃ بن صامت! جب تو دیکھے کہ صدقہ چھپایا گیا ہے اور اس میں خیانت کی گئی ہے۔ غزوہ میں اجرت لی گئی ہے، کھنڈرات کو آباد کیا گیا ہے، آبادی کو کھنڈر بنا دیا گیا ہے۔ آدمی اپنی امانتوں کے ساتھ اس طرح کھیلنے لگے جس طرح اونٹ درخت کے ساتھ منہ مارتا رہتا ہے۔ تو پھر تو اور قیامت دونوں اس طرح ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ بیان کرتے وقت اپنی شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی بڑی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔(4)

امام احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ مساجد میں باہم ایک دوسرے پر فخر کرنے لگیں گے۔(5)

1۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 358، دار صادر بیروت

2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح نووی، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 461 (4098)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب العلم، جلد 16-15، صفحہ 181 (10)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ مصنف عبدالرزاق، باب الشعار، جلد 5، صفحہ 158 (9527)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب تشیید المساجد، جلد 1، صفحہ 401 (739)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام احمد اور ترمذی رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانہ باہم قریب ہو جائے گا۔ پس سال مہینے کے برابر ہو جائے گا، مہینہ ایک ہفتہ کے، ایک ہفتہ ایک دن کے اور ایک دن ایک ساعت کی مثل ہو جائے گا اور ساعت آگ کی چنگاری کی طرح ہو جائے گی۔ (1)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گا پس سال مہینے کی مثل ہو جائے گا۔ مہینہ ہفتہ کی طرح ہو جائے گا اور ہفتہ ایک دن کی طرح ہو جائے گا۔ اور دن ایک ساعت کی مثل ہو جائے گا۔ اور ایک ساعت کھجور کی ایک شاخ کے جلنے کی طرح ہو جائے گی۔ (2)

امام مسلم اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین عرب چراگاہوں اور نہروں کی طرف لوٹ آئے گی۔ اسے حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔ (3)

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دو بہت بڑے گروہ آپس میں لڑیں گے۔ ان کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوگی۔ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ یہاں تک کہ تقریباً تیس جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے۔ ان میں سے ہر کوئی یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ یہاں تک کہ علم قبض کر لیا جائے گا، زلزلے زیادہ ہو جائیں گے۔ زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے اور قتل عام ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی۔ اور وہ اتنا بڑھ جائے گا کہ صاحب مال کو یہ وہم ہونے لگے گا کہ صدقہ کون قبول کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ مال پیش کرے گا اور جس پر مال پیش کرے گا وہ کہے گا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ یہاں تک کہ لوگ بلند و بالا اونچے اونچے محلات تعمیر کریں گے اور یہ کہ آدمی ایک آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا اے کاش! میں اس کی جگہ ہوتا۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ پس جب سورج طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو تمام کے تمام ایمان لے آئیں گے۔ لیکن اس وقت ان کا ایمان انہیں کوئی نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لائے۔ یا انہوں نے اپنے ایمان سے کوئی اچھا عمل نہیں کمایا۔ قیامت ضرور بر ضرور قائم ہوگی حالانکہ دو آدمی اپنے درمیان ایک کپڑا پھیلائیں گے۔ وہ نہ اس کی بیع کر سکیں گے اور نہ اسے لپیٹ سکیں گے۔ اور قیامت بالیقین قائم ہوگی۔ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر مڑے گا اور وہ اسے پی نہیں سکے گا۔ اور قیامت ضرور بر ضرور قائم ہوگی حالانکہ ایک آدمی اپنے حوض پر آئے گا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا۔ اور قیامت ضرور بر ضرور قائم ہوگی حالانکہ کھانے کا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا جائے گا۔ لیکن وہ اسے کھا نہیں سکے گا۔ (4)

1۔ سنن ترمذی، باب ماجاء فی تقارب الزمان، جلد 4، صفحہ 490 (2332)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 38-537، دار صادر بیروت

3۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 524 (8472)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 55-1054، وزارت تعلیم اسلام آباد

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فاحش (برائی کرنے والا) اور متفحش (بدکلامی کرنے والا) کو پسند نہیں کرتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ برائی اور فحش، برا پڑوس، رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی ظاہر ہو جائے۔ یہاں تک کہ امین خیانت کرنے لگے اور خیانت کرنے والے کو امین بنایا جائے۔ پھر فرمایا: مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے کہ وہ گرے تو اسے پاکیزہ حالت میں کھالیا جاتا ہے۔ نہ وہ خراب ہوتی ہے اور نہ وہ توڑی جاتی ہے۔ اور مومن کی مثال سرخ سونے کے ٹکڑے کی طرح ہے کہ اسے آگ میں رکھا جائے اور اسے پھونک دی جائے۔ تو اس کا رنگ متغیر نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر اس کا وزن کیا جائے تو وہ کم نہیں ہوتا۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (1)

امام احمد اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ عام بارش برسائیں گے۔ اور زمین کوئی شے نہیں اگائے گی۔ حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے انہوں نے فرمایا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے کذاب ظاہر ہوں گے۔ انہیں میں سے صاحب یمامہ (مسیلمہ کذاب) صاحب صنعاء عنسی ہے۔ اور انہیں میں سے صاحب حمیر ہے۔ اور دجال بھی انہیں میں سے ہے اور یہی سب سے بڑا فتنہ ہے۔ (2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے تقریباً تیس دجال ہوں گے۔ ان میں سے ہر کوئی کہے گا میں نبی ہوں۔ میں نبی ہوں۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں دجال کذاب ظاہر ہوں گے۔ وہ تمہارے پاس ایسی نئی نئی باتیں لائیں گے جن کے بارے نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء نے، پس تم اپنے آپ کو اور انہیں بچاؤ تاکہ وہ تمہیں کسی فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔ (3)

امام احمد اور طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے یقیناً مسیح دجال ظاہر ہوگا اور تیس یا اس سے زیادہ کذاب ظاہر ہوں گے۔ (4)

امام ابو یعلی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک میری امت میں ستر سے کچھ زائد داعی ہوں گے۔ وہ تمام کے تمام آگ کی طرف دعوت دیں گے۔ اگر میں چاہوں تو میں تمہیں ان کے ناموں اور ان کے قبیلوں سے بھی آگاہ کر سکتا ہوں۔ (5)

امام ابو یعلی نے ابو جلاس سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ عبداللہ السبائی کو کہہ رہے تھے کہ تحقیق

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 147 (253)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 500 (37533)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 349، دار صادر بیروت 4۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 95

5۔ مسند ابو یعلی، جلد 5، صفحہ 140 (5675)، دار الکتب العلمیہ بیروت

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تیس کذاب ہوں گے۔ اور تو ان میں سے ایک ہے۔(1)

امام ابویعلی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال کے خروج سے پہلے ستر دجالوں سے کچھ زائد ظاہر ہوں گے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ قیامت سے پہلے چھتر دجال ظاہر ہوں گے۔(3)

امام احمد اور بزار رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آسمان موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور اس سے سوائے بالوں کے گھروں (خیموں) کے مٹی کا بنا ہوا کوئی گھر نہ محفوظ رہے گا۔(4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے البعث والنشور میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں علم کی تلاش میں نکلا اور کوفہ آیا۔ میری ملاقات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ تو میں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا قیامت کے بارے میں تم کچھ جانتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ بچہ سخت غضب میں ہوگا اور بارش سخت گرم ہو گی اور اشرار پانی کے بہنے کی طرح عام ہو جائیں گی۔ جھوٹ بولنے والے کی تصدیق کی جائے گی اور خائن کو امین بنایا جائے گا اور امین خیانت کا ارتکاب کرے گا۔ ہر قبیلہ اور ہر بازار میں فاسق و فاجر کو سردار بنایا جائے گا۔ محرابوں کی زیبائش و آرائش کا اہتمام کیا جائے گا اور دل فاسد ہو جائیں گے۔ مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ اکتفا کریں گی (یعنی ہر کوئی اپنے ہم جنس سے خواہش پوری کرے گا) دنیا کے آباد مقامات کھنڈر بن جائیں گے اور ویران جگہیں آباد ہو جائیں گی۔ فتنے ظاہر ہوں گے، سود عام کھایا جائے گا، گانے بجانے کے آلات، زمین میں دفن شدہ خزانہ اور شراب کا پینا بھی عام اور ظاہر ہو جائے گا۔ اور شرط لگانے والے، طعنہ زنی کرنے والے اور عیب گیری کرنے والے زیادہ ہو جائیں گے۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے حلیہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب بہتر قسم کی خصلتیں اور عادات عام ہوں گی۔ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ نماز ترک کرتے ہیں۔ امانت ضائع کرتے ہیں، سود کھاتے ہیں، جھوٹ کو حلال سمجھتے ہیں، خون بہانے کو حقیر جانتے ہیں، عمارتیں بلند و بالا بنانے لگے ہیں، دین کو دنیا کے عوض بیچتے ہیں، رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی عام ہو چکی ہے۔ حاکم کمزور ہو جائے گا، جھوٹ کو سچ سمجھا جائے گا اور ریشم لباس بن جائے گا۔ جب دیکھیں گے کہ ظلم و زیادتی عام ہو چکی ہے۔ طلاق کثرت سے واقع ہو رہی ہے۔ اور ناگہانی موت کثرت سے ہونے لگی ہے، خیانت کرنے والے کو امین بنایا گیا ہے اور امین خیانت کرنے لگا ہے۔ کاذب کی تصدیق کی جاتی ہے۔ اور سچ بولنے والے کی تکذیب کی جاتی ہے۔ تہمت عام ہے۔ بارش سخت گرم ہے اور بچہ شدید غصے میں ہے۔ بخل

1۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 218 (445) 2۔ مسند ابویعلی، جلد 3، صفحہ 386 (4042)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، جلد 7، صفحہ 494 (37503)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 4۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 262، دار صادر بیروت

اور کنجوسی پانی کی طرح بہنے لگے ہیں۔ عزت و تکریم کم ہو گئی ہے۔ امراء و وزراء جھوٹے ہیں، امانت دار لوگ خیانت کرنے لگے ہیں، عرفاء ظلم کرنے لگے ہیں اور قراء فاسق ہیں۔ جب وہ بھیڑوں کی طرح کا لباس پہنتے ہیں۔ تو ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار ہوتے ہیں اور مصبر سے زیادہ کڑوے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں فتنے کے ساتھ ہر جانب سے ڈھانپ لے گا۔ جس میں وہ اس طرح مبتلا ہو جائیں گے جس طرح یہود ظلم میں مبتلا ہیں۔ دنانیر عام ہو جائیں گے، چاندی تلاش کی جائے گی۔ خطائیں زیادہ ہو جائیں گی اور امن کم ہو جائے گا۔ مصاحف کو آراستہ کیا جائے گا۔ مساجد میں تصویریں بنائی جائیں گی۔ مینار بلند اور اونچے بنائیں جائیں گے، دلوں کو فاسد کر دیا جائے گا۔ شراب پی جائے گی اور حدود معطل کر دی جائیں گی، لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی اور تو ننگے پاؤں اور ننگے بدن آدمیوں کو دیکھے گا کہ وہ حکمران بن گئے ہیں۔ عورت خاوند کے ساتھ تجارت میں شریک ہوگی، مرد عورتوں، اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی۔ غیر اللہ کی قسمیں کھائیں گے، مومن کسی معاملہ پر گواہ بنائے بغیر اس کی شہادت دے گا۔ سلام کرے گا پہچان کے لیے، اللہ تعالیٰ کے دین کی نیت اور ارادہ کیے بغیر وہ فقاہت حاصل کرے گا، آخرت کے عمل کے ساتھ دنیا کو طلب کرے گا، مال غنیمت کو دولت بنا لے گا، امانت کو مال غنیمت بنا لے گا اور زکوٰۃ کو چٹی سمجھے گا، قوم کا سردار ان میں سے سب سے رذیل اور کمینہ آدمی ہوگا۔ آدمی اپنے باپ کی نافرمانی کرے گا اور اپنی ماں کے ساتھ زیادتی کرے گا اور اپنے دوست کو نقصان پہنچائے گا اور اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا، مساجد میں فاسقوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں گی، بناؤ سنگھار کرنے والی لونڈیاں اور گانے بجانے کے آلات بنائے جانے لگیں گے، راستوں میں شراب پی جانے لگے گی، ظلم کو فخر قرار دیا جائے گا، فیصلہ کو بیچا جائے گا، شرطیں کثرت سے لگائی جائیں گی، قرآن کو مزامیر بنایا جائے گا اور درندوں کی جلدوں کے خفین بنائے جائیں گے۔ اور اس امت کے بعد میں آنے والے لوگ اس کے پہلے آنے والے لوگوں پر لعن وطعن کرنے لگیں۔ تو ایسے حالات میں لوگوں کو چاہیے کہ وہ سرخ ہوا، زلزلہ، زمین میں دھنسا، شکلیں بگڑ جانا، پتھروں کی بارش اور دیگر علامات کا انتظار کریں۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے سوال کیا: قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا: تحقیق تم نے مجھ سے ایسے امر کے بارے میں سوال کیا ہے جسے نہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جانتے ہیں اور نہ میکائیل علیہ السلام۔ لیکن اگر تم چاہو تو میں چند چیزوں کے بارے تمہیں مطلع کر دیتا ہوں کہ جب وہ وقوع پذیر ہوں گی تو پھر قیامت کے لیے زیادہ وقفہ نہیں ہوگا۔ جب زبانیں نرم ہو جائیں اور دل پتھر ہو جائیں، لوگوں کے لیے دنیا میں رغبت بڑھ جائے، سطح زمین پر تعمیرات عام ہو جائیں، بھائیوں میں اختلاف پڑ جائے اور دونوں کی خواہشات متفرق ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کھلے عام بیچا جائے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ قرب قیامت میں سے یہ ہے کہ سطح زمین پر تعمیرات عام ہو جائیں، رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات منقطع ہو جائیں اور پڑوسی اپنے پڑوسی کے لیے باعث اذیت ہو۔(2)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 501 (37546)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 2۔ ایضاً (37547)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ برائی اور فحش گوئی عام ہو جائے، بدخلقی اور پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی ظاہر ہو جائے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ قول ظاہر ہو جائے اور عمل رک جائے۔ شریر اور برے لوگ بلند مرتبہ ہو جائیں اور نیک لوگوں کو پست اور حقیر جانا جائے، وہ ان پر مثانی پڑھے اور ان میں سے کوئی بھی اسے یاد نہ کرے۔ میں نے پوچھا مثانی کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا اس سے مراد کتاب اللہ کے سوا ہر کتاب ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے رجاء بن حیوۃ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ کھجور کا درخت سوائے ایک کھجور کے کچھ نہیں اٹھائے گا۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت قیس سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ گائے کے سر کی قیمت اوقیہ کے ساتھ لگائی جائے گی۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے وداک سے یہ قول بیان کیا ہے قرب قیامت میں سے چاندوں کا بلند ہونا بھی ہے۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرب قیامت میں سے یہ ہے کہ چاند سامنے دکھائی دے گا۔ اور اسے ابن لیلتین کہا جائے گا۔(6)

امام ابن ابی شیبہ نے ابو شیبہ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرب قیامت میں سے یہ ہے کہ چاند سامنے دیکھا جائے گا۔ اور اسے ابن لیلتین کہا جائے گا۔(7)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو موسیٰ سے یہ بیان کیا ہے کہ قیامت سے پہلے کچھ وقت جہالت نازل ہوگی اور علم اٹھا لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ آدمی اپنی ماں کے پاس کھڑا ہوگا۔ اور اپنی جہالت کے سبب تلوار کے ذریعے اسے پریشان رکھے گا۔(8)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں جمع ہوں گے اور نمازیں پڑھیں گے۔ حالانکہ ان میں کوئی مومن نہیں ہوگا۔(9)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک علم جہل ہو جائے گا اور جہل علم ہو جائے گا۔(10)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بالیقین لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ عورتوں کو

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 501 (37548)
2۔ ایضاً (37549)
3۔ ایضاً (37550)
4۔ ایضاً (37551)
5۔ ایضاً (37552)
6۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 502 (37553)
7۔ ایضاً، (37553)
8۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 504 (37574)
9۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 505 (37586)
10۔ ایضاً (37588)

راستے پر پھینکی ہوئی جوتی (کی طرح) پائیں گے۔ اوران میں سے بعض بعض کو کہیں گی۔ یہ جوتی ایک بار فلاں مرد کی تھی۔(1)

امام ابن ابی الدنیا اور بزار رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: قیامت کب آئے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جھڑک دیا۔ یہاں تک کہ جب آپ فجر کی نماز پڑھ چکے، تو اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا۔ اور کہا: اسے پیدا کرنے والی ذات، اسے بلند کرنے والی، اسے بدلنے والی اور اسے اس طرح لپیٹنے والی ذات جیسے کتاب کو لپیٹا جاتا ہے پاک ہے اور مقدس ہے۔ پھر زمین کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور کہا۔ پاک ہے وہ ذات جو اسے پیدا کرنے والی ہے، اسے بچھانے والی ہے، اسے بدلنے والی ہے اور اسے اس طرح لپیٹنے والی ہے جیسے کتاب کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا: قیامت کے بارے سوال کرنے والا کہاں ہے؟ پس قوم کے آخر سے ایک آدمی اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا۔ تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت جب کہ ائمہ ظلم کریں گے، تقدیر کو جھٹلایا جائے گا، ستاروں کے ساتھ ایمان رکھا جائے گا، لوگ امانت کو مال غنیمت بنا لیں گے، زکوٰۃ کو چٹی سمجھیں گے اور برائی کے ارتکاب کو ملاقات قرار دیں گے۔ سو میں نے ''الفاحشۃ زیارۃ'' کے بارے استفسار کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ فاسقوں میں سے دو آدمی ہوں گے، ان میں سے ایک کھانا پینا تیار کرے گا اور وہ اسے عورت کے پاس لے کر آئے گا۔ اور کہے گا: میرے لیے تو اسی طرح تیار کر جیسے میں نے تیار کیا ہے پس وہ اسی بناء پر ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ فرمایا: اس وقت میری امت ہلاک ہو جائے گی اے ابن خطاب!

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سلام معرفت و پہچان کی بنا پر ہو جائے۔ یہاں تک کہ مساجد کو راستے بنا دیا جائے۔ اور کوئی بھی ان میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سجدہ نہیں کرے گا، یہاں تک کہ ان سے گزر جائے گا۔ یہاں تک کہ بچے کو بوڑھے کے ساتھ دو افقوں کے درمیان برید برید بھیجا جائے۔ یہاں تک کہ فاجر آدمی بڑھنے کی طاقت رکھنے والی زمین کی طرف چلے اور وہ اس میں کوئی فضیلت اور زیادتی نہ پائے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا۔ پھر باب کعبہ کے حلقہ کو پکڑا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں قیامت کی نشانیاں نہ بتا دوں؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ آپ کے پاس کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! فداک ابی وامی آپ ارشاد فرمائیے، ہمیں مطلع کیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کی علامات میں سے نماز کو ضائع کرنا ہے، خواہش نفس کی طرف میلان رکھنا ہے اور مال دار کی عزت و تعظیم کرنا ہے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا یہ بھی ہے یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اے سلمان! اس وقت زکوٰۃ چٹی ہو جائے گی، مال فے غنیمت ہو جائے گا۔ جھوٹ بولنے والے کی تصدیق کی جائے گی، سچ بولنے کو جھٹلا دیا جائے گا۔ خیانت

1۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 509 (37626)

کرنے والے کو امین بنایا جائے گا، امین خیانت کرنے لگے لگا۔ اور رویبضہ کلام کرنے لگے گا۔ عرض کی: رویبضہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں وہ کلام کرے گا جس نے کبھی کلام نہیں کی۔ لوگوں میں دس میں سے نو افراد حق کا انکار کریں گے، اسلام ختم ہو جائے گا۔ سوائے اس کے نام کے کچھ باقی نہ رہے گا۔ قرآن ختم ہو جائے گا۔ سوائے اس کے نشان اور علامت کے کچھ باقی نہ رہے گا۔ مصاحف کو سونے کے ساتھ مزین کیا جائے گا۔ میری امت کے مذکر (مرد) موٹے ہو جائیں گے۔ اور لونڈیوں (عورتوں) کے لیے مشورے ہوں گے۔ منبروں پر بچے خطاب کریں گے۔ اور عورتوں کے لیے خطاب کرنے والی عورت ہوگی۔ پس اس وقت مساجد کو اس طرح مزین اور آراستہ کیا جائے گا جس طرح گرجا گھروں اور کنیسوں کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ بلند و بالا اونچے مینار ہوں گے، صفیں کثیر ہوں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ دلوں میں ایک دوسرے کا بغض ہوگا، زبانیں ایک دوسرے کے خلاف ہوں گی۔ اور خواہشات بے شمار ہوں گی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا ایسا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اے سلمان! اس وقت ان میں مومن لونڈی سے زیادہ ذلیل ہوگا۔ اس کا دل اس کے پیٹ میں اس طرح پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ اس برائی اور بے حیائی کا سبب جسے وہ دیکھے گا۔ اسے بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوگا۔ مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ اکتفاء کریں گی۔ اور بچوں پر اسی طرح غیرت کی جائے گی جس طرح باکرہ بچی پر غیرت کی جاتی ہے۔

اے سلمان! اس وقت امراء فاسق ہوں گے، وزراء فاجر ہوں گے اور امین خیانت کرنے والے ہوں گے۔ وہ نمازیں ضائع کریں گے اور شہوات کی اتباع کریں گے۔ پس اگر تم انہیں پالو، تو اپنی نمازیں وقت پر ادا کرنا۔ اے مسلمان! اس وقت کچھ قیدی مشرق سے آئیں گے اور کچھ قیدی مغرب سے آئیں گے۔ ان کے بدن انسانوں کے بدنوں کی مثل ہوں گے۔ لیکن ان کے دل شیطانوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔ وہ کسی چھوٹے پر رحم نہیں کریں گے۔ اور کسی بڑے کی عزت و توقیر نہیں کریں گے۔ اے سلمان! اس وقت لوگ اس بیت الحرام کا حج کریں گے۔ ان کے بادشاہ اور حکمران لہو اور تفریح کے لیے حج کریں گے، اغنیاء تجارت کے لیے حج کریں گے، مساکین اور فقراء سوال کے لیے حج کریں گے اور ان کے قراء ریا کاری اور شہرت کے لیے حج کریں گے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا ایسا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اے سلمان! اس وقت جھوٹ پھیل جائے گا، ستارہ اپنی دم ظاہر کردے گا۔ عورت تجارت میں اپنے خاوند کی شریک ہوگی اور بازار ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے۔ عرض کی: ان کے قریب ہونے کا کیا معنی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی کساد بازاری اور قلت منافع کے سبب وہ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔

اے سلمان! اس وقت اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا۔ اس میں پیلے رنگ کے سانپ ہوں گے۔ اور وہ علماء کے سرداروں کو اٹھا لیں گے کہ جب انہوں نے بے حیائی اور گناہ کو ہوتا دیکھا۔ تو انہوں نے اسے تبدیل نہ کیا۔ عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا ایسا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا۔

امام عبدالرزاق نے مصنف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! قیامت

قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم پر ایسا شخص والی بن جائے جس کا قیامت کے دن دس مچھروں کے برابر بھی وزن نہیں ہوگا۔(1)

امام احمد، ابن ماجہ اور طبرانی رحمہم اللہ نے سلامہ بنت الحر سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ ساعت بھر کھڑے رہیں گے اور امام نہیں پائیں گے جو انہیں نماز پڑھائے۔(2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک دجال کے ایام دھوکے کے سال ہوں گے۔ ان میں سچ بولنے والا جھوٹ بولے گا۔ جھوٹ بولنے والا سچ بولے گا، ان میں امین خیانت کرے گا، خیانت کرنے والے کو امین بنایا جائے گا۔ اور ان میں رویبضہ گفتگو کرے گا۔ عرض کی گئی۔ رویبضہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا مفہوم ہے کہ امور عامہ میں فاسق آدمی گفتگو کرے گا۔(3)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے کچھ دھوکے کے سال ہیں۔ ان میں سچ بولنے والا جھوٹ بولے گا اور جھوٹ بولنے والا سچ بولے گا۔ ان میں امین خیانت کرے گا اور خائن کو امین بنایا جائے گا اور معاملات کے بارے میں رویبضہ (فاسق) گفتگو کرے گا۔(4)

امام احمد، ابویعلی، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث والضیاء میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک میری امت کو ایک قوم ہانک کر لے جائے گی جن کے چہرے چوڑے ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ گویا ان کے چہرے ڈھالیں ہیں۔ آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ انہیں جزیرۂ عرب کے ساتھ ملا دیں گے۔ پس ان میں سے پہلا گروہ جو بھاگ گیا وہ نجات پا جائے گا۔ رہا دوسرا گروہ تو ان میں سے بعض ہلاک ہوں گے اور بعض نجات پا جائیں گے اور تیسرے گروہ میں جو بھی باقی رہے وہ تمام کے تمام ہلاک و برباد ہو جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ترک ہیں۔(5)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ راستوں میں گدھوں کے باہم جفتی کرنے کے عمل کی طرح کا عمل کرنے لگیں گے۔ اور ایک روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: یہاں تک کہ وہ راستوں میں گدھوں کے حملہ آور ہونے کی طرح ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے۔ پھر ان کے پاس ابلیس آ جائے گا اور وہ انہیں بتوں کی عبادت کی طرف پھیر دے گا۔(6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے قتال کرو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے قتال کرو جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ ناک چپٹی اور چھوٹی ہوں گی۔ گویا ان کے چہرے

1۔ مصنف عبدالرزاق، باب سباق الخیل، جلد 5، صفحہ 206 (9760)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب ما یجب علی الامام، جلد 1، صفحہ 528 (982)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 220، دار صادر بیروت 4۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 338 5۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 49-348

6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، جلد 7، صفحہ 466 (37277)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: بے شک لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے سوال کرتے تھے۔ اور میں آپ ﷺ سے شر کے بارے پوچھتا تھا تاکہ میں اسے پہچان لوں، اور پھر اس سے بچ سکوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ دیکھ رہے ہیں کہ جو خیر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے اس کے بعد شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تلوار۔ میں نے عرض کیا تلوار سے بھی کوئی چیز باقی رہ جانے والی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی پھر کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر جماعت کا جھوٹ اور تہمت لگانے میں مکروفساد کرنا ہے۔ پس اگر ان دنوں اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی خلیفہ ہو، جو تیری پشت پر کوڑے لگائے، تیرا مال لے لے۔ اور اپنی بات سنوا کر اسے تسلیم کرا لے تو بہتر ہے۔ ورنہ درخت کے تنے کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے مر جا۔ میں نے عرض کی: پھر کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دجال نکلے گا۔ اس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی۔ پس جو اس کی آگ میں گر پڑا، سو وہ گر گیا اور اس کا بوجھ بھی گر گیا۔ اور جو کوئی اس کی نہر میں گرا اس کا بوجھ ثابت ہو گیا اور اس کا اجر گر گیا۔ میں نے عرض کی پھر کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر قیامت کا قیام ہے۔ اسے حاکم نے صحیح کہا ہے۔(2)

امام احمد، مسلم اور ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین میں اللہ اللہ نہ کیا جائے۔(3)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین میں اللہ اللہ نہ کیا جائے (یعنی جب تک زمین اللہ اللہ کہا جائے گا قیامت قائم نہیں ہوگی) حاکم نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔(4)

امام احمد، ابویعلی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین میں اللہ اللہ نہ کہا جائے اور یہاں تک کہ عورت جوتے کے ایک ٹکڑے کے پاس سے گزرے گی اور کہے گی: کہ اس کے لیے کبھی آدمی تھا۔ اور یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی (حفاظت کے لیے) ایک مرد ہو گا۔ اور یہاں تک کہ آسمان بارش برسائے گا اور زمین کوئی چیز نہیں اگائے گی۔ حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔(5)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! ایسے آدمی پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے، نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے

1۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 466 (37353)

2۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 479 (8332)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب ذہاب الایمان آخر الزمان، جلد 2، صفحہ 153 (148)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 539 (8511)　5۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 540 (8513)

روکتا ہے۔ حاکم رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔(1)

امام حاکم اور ذہبی رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین پر کوئی ایک بھی ایسا باقی نہیں رہے گا جس میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور ڈر ہو۔ اور یہاں تک کہ عورت کو دن کے وقت کھلے عام پکڑ لیا جائے گا اور راستے کے وسط میں اس سے وطی کی جائے گی۔ اور کوئی بھی اس سے منع نہیں کرے گا۔ پس ان کی مثل لوگوں میں جو یہ کہے گا کہ اگر تو اسے راستے سے تھوڑا دور لے جاتا تو وہ ان میں اس طرح ہوگا جیسے تم میں ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اس روایت کو حاکم نے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ضعیف۔(2)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت علباء سلمی رحمہ اللہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی مگر گھٹیا اور رذیل لوگوں پر۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔(3)

امام احمد اور مسلم رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! زمانہ مجھے نہیں پائے گا اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر شریر اور برے لوگوں پر۔(4)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! نہ زمانہ مجھے پائے گا اور نہ تم اس زمانے کو پاؤ گے۔ اس میں نہ علم والے کی پیروی کی جائے گی اور نہ حلیم سے حیاء کی جائے گی۔ ان کے دل عجمیوں کے دلوں کی طرح ہوں گے اور ان کی زبانیں عربوں کی زبانوں کی طرح ہوں گی۔

امام احمد، بخاری اور مسلم رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کی سرینیں ذوالخلصہ پر حرکت کریں گے۔ اور ذوالخلصہ اس قبیلہ دوس کے وہ سرکش اور شیطان ہیں جن کی زمانہ جاہلیت میں عبادت کی جاتی تھی۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک عورتوں کی سرینیں بتوں کے اردگرد مضطرب ہوں گی (یعنی حرکت کریں گی)۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ عقلیں غائب ہو جائیں گی اور حلم و بردباری کم ہو جائے گی۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے قرب قیامت میں سے جلدی آنے والی موت بھی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت کی علامات میں سے جلدی آنے

1۔ ایضاً (8514)
2۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 541 (8516)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً (8517)
4۔ مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 394، دار صادر بیروت
5۔ صحیح بخاری، باب تغیر الزمان، جلد 2، صفحہ 1054، وزارت تعلیم اسلام آباد

والی موت بھی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابو العالیہ رحمہما اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے ہم باتیں کرتے تھے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس کے باشندوں میں بہتر وہ ہوگا جو خیر کو دیکھے گا۔ تو از روئے قرب اس کے اپنے پہلو میں چلنے لگے۔

امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے البعث میں حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے عربوں کا ہلاک ہونا بھی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مساجد کو راستے بنالیا جائے گا، آدمی کسی آدمی کو معرفت اور پہچان رکھنے کے سبب سلام کرے گا، عورت اپنے خاوند کے ساتھ مل کر تجارت کرے گی اور یہاں تک کہ گھوڑے اور عورتیں مہنگے ہو جائیں گے۔ پھر وہ سستی ہوں گے اور قیامت کے دن تک مہنگے نہیں ہوں گے۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ (1)

امام احمد، امام بخاری نے الادب المفرد میں اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے سلام خاص لوگوں کو کیا جائے گا، تجارت پھیل جائے گی یہاں تک کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کی معاونت کرے گی، قطع رحمی ہو جائے گا۔ قلم شہرت پالے گا (کتابیں زیادہ لکھی جائیں گی) جھوٹی شہادت ظاہر ہوگی اور حق کی شہادت چھپائی جائے گی۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔ (2)

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آدمی مسجد سے گزرے گا اور اس میں دو رکعتیں نماز نہیں پڑھے گا، آدمی صرف اسے ہی سلام کرے گا جسے وہ پہچانتا ہوگا۔ بچہ بوڑھے کو اپنے فقر کے سبب کمزور اور ناتواں کردے گا، ننگے پاؤں، ننگے بدن بکریوں کے چرواہے اونچے اونچے محلات میں رہیں گے۔ (3)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اہل زمین سے شرفاء کے گروہ کو اٹھالے گا۔ اور چیخنے چلانے والے باقی رہ جائیں گے۔ وہ نہ نیکی کو پہچانیں گے اور نہ برائی کا انکار کریں گے۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ (4)

امام احمد، مسلم اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر تجھ پر (زندگی کا) عرصہ طویل ہو جائے تو پھر قریب ہے کہ تو ایسی قوم کو دیکھے جو صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں جاتے ہیں اور شام کے وقت اس کی جانب سے لعنت میں واپس آتے ہیں۔ ان کے سامنے گائے کی دموں کی

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 493 (8379)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مسند امام احمد، جلد 1 صفحہ 20-419، دار صادر بیروت

3۔ شعب الایمان، باب فی مقاربۃ اہل الدین، جلد 6، صفحہ 431 (8778)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 482 (8341)

5B

مثل ہوں گی۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(1)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ اس امت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے جو میاثر (یعنی بڑی بڑی زینوں) پر سوار ہوں گے یہاں تک کہ وہ مساجد کے دروازوں پر آئیں گے۔ ان کی عورتیں لباس پہنے ہوئے ننگی دکھائی دیں گے، ان کے سروں پر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح جوڑے ہوں گے۔ تم ان پر لعنت کرو۔ کیونکہ ان پر لعنت کی گئی ہے۔ اگر تمہارے پیچھے کوئی اور امت ہوتی۔ تو یہ عورتیں ان کی خدمت کرتیں (یعنی کنیزیں ہوتیں) جیسا کہ تم سے پہلی امتوں کی عورتوں نے تمہاری خدمت کی ہے۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا: میاثر کیا ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: بڑی بڑی زینیں۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔(2)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ اس امت میں سے آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے، ان کے پاس کوڑے ہوں گے گویا کہ وہ گائے کی دمیں ہیں۔ وہ صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں نکلیں گے۔ اور شام کی وقت اس کی لعنت میں واپس آئیں گے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(3)

امام بزار اور حاکم رحمہما اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! یہ دنیا ختم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ ان پر زمین میں دھنسنا، شکلوں کا بگڑنا اور پتھروں کی بارش کا ہونا واقع ہوگا۔ صحابہ نے عرض کی یا نبی اللہ! ﷺ وہ کب ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو عورتوں کو دیکھے کہ وہ بڑی بڑی زینوں پر سوار ہونے لگی ہیں، گانے بجانے والی زیادہ ہوگئی ہیں، جھوٹی شہادتیں عام ہونے لگی ہیں، نمازی اہل شرک کے برتنوں (یعنی سونے چاندی کے برتنوں) میں پینے لگے ہیں۔ مرد مردوں کے سبب اور عورتیں عورتوں کے سبب مستغنی ہوگئی ہیں۔ پھر تم آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور خوب تیاری کرو۔(4)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ امر (حکم) شدت اور سختی کی طرف نہیں بڑھے گا اور مال میں سوائے اسے (خرچ کرنے) اور بہانے کے اضافہ نہیں ہوگا اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر مخلوق کے شریر لوگوں پر۔ طبرانی نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(5)

امام ابن ابی شیبہ، احمد اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس جب ہم لوٹے تو کچھ لوگوں نے جلدی کی اور وہ مدینہ میں داخل ہوگئے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے پوچھا۔ آپ ﷺ کو خبر دی گئی کہ مدینہ طیبہ میں آگے چلے گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ وہ اسے چھوڑ دیں گے حالانکہ وہ اس سے بہتر حالت میں ہوگا جس میں وہ اب ہے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا: کب جبل وراق سے آگ نکلے گی۔ اس کے سبب بخت کے اونٹوں کی گردنیں بصریٰ میں روشن ہو جائیں گی اور وہ اسے دن کی روشنی کی طرح دیکھیں

1۔ ایضاً (8344)　2۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 483 (8346)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً (8347)　4۔ ایضاً
5۔ کنز العمال، جلد 14، صفحہ 256 (38633-34)، مکتبۃ التراث الاسلامی

گے۔حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(1)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت رافع بن بشر سلمی رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سیل سے آگ نکلے گی۔طیبہ کی طرف چلے گی۔رات کو چھپ جائے گی اور دن کو چلے گی۔صبح و شام آتے جاتے رہیں گے۔کہا جائے گا اے لوگو! آگ آ گئی پس تم نکل جاؤ۔آگ کہے گی: اے لوگو! ٹھہر جاؤ۔آگ واپس چلی گئی۔پس تم واپس آ جاؤ۔جسے آگ نے پالیا وہ اسے کھالے گی۔(2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے ابو البداح بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ سے ضعیف سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھا جو ابھی پیش نہیں آیا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: جبس سیل کہاں ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نہیں جانتے۔پھر بنی سلیم کا ایک آدمی میرے پاس سے گزرا۔تو میں نے اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا جبس سیل سے۔پس میں اسے لے آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ یہ آدمی بتا رہا ہے کہ اس کے اہل و عیال جبس سیل میں ہیں۔پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: اور فرمایا اپنے گھر والوں کو وہاں سے نکال لے۔کیونکہ عنقریب وہاں سے ایک آگ نکلے گی جس کے سبب بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔(3)

امام بخاری اور مسلم دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے آگ نکلے گی جس سے بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔(4)

امام احمد اور ذہبی رحمہما اللہ نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امت شریعت پر قائم رہے گی جب تک ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں۔جب تک ان سے علم قبض نہ کر لیا جائے۔جب تک زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ نہ ہو جائیں اور جب تک ان میں سقارون ظاہر نہ ہو جائیں۔صحابہ کرام نے عرض کی: سقارون کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے لوگ جو آخر زمانہ میں ہوں گے جو آپس میں سلام کہیں گے، جب کہ ایک دوسرے پر لعن طعن کرنے کے لیے ملاقات کریں گے۔امام احمد نے کہا یہ روایت صحیح ہے اور امام ذہبی نے کہا یہ ضعیف ہے۔(5)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابو سعید سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب کڑک کے سبب مرنے والے زیادہ ہو جائیں گے اور چیخ و پکار کرتے ہوئے کہیں گے گزشتہ رات کڑک کے سبب کون کون مرے؟ تو وہ کہیں گے: فلاں فلاں کڑک کے سبب مر گئے۔حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(6)

امام بزار، ابو یعلی، ابن حبان اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم

1۔مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 489 (8366)

2۔مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 489 (8367)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ایضاً، جلد 4، صفحہ 490 (8368)

4۔صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الفتن، جلد 18 صفحہ 24 (42)، دار الکتب العلمیہ بیروت 5۔مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 439، دار صادر بیروت

6۔مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 491 (8373)

ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ بیت اللہ شریف کا حج نہ کیا جائے (یعنی جب تک بیت اللہ شریف کا حج کیا جاتا رہے گا قیامت قائم نہیں ہوگی) حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(1)

حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے خلیفہ ہو گا جو مال دیتا رہے گا اور اسے کبھی شمار نہیں کرے گا۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے امر ادھر واپس لوٹ جائے گا جہاں سے شروع ہوا۔ کامل ایمان مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ جائے گا جیسا کہ وہاں سے شروع ہوا۔ یہاں تک کہ کل ایمان مدینہ طیبہ میں ہوگا۔ پھر فرمایا: مدینہ طیبہ سے کوئی آدمی وہاں سے اعراض کرتے ہوئے نہیں نکلے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ کو اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔ لوگ بھاؤ کے سستا ہونے اور کھوٹے دراہم کے بارے خبر سنیں گے۔ تو وہ اس کی اتباع کریں گے۔ حالانکہ مدینہ طیبہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جان لیتے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(2)

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے بالشت کے مقابلے میں بالشت اور ذراع کے مقابلے میں ذراع (یعنی بالکل برابر برابر ان کی راہ پر چلو گے) یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی گوہ کی بل میں داخل ہوا، تو تم بھی ضرور داخل ہو گے۔ اور یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے راستے میں اپنی عورت کے ساتھ جماع کیا، تو تم بھی بالیقین ایسا کرو گے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(3)

حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں قراء زیادہ ہوں گے اور فقہاء کم ہو جائیں گے۔ علم کم ہوگا اور قتل و غارت (ہرج) زیادہ ہوگی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ ہرج کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے درمیان قتل و غارت گری کا ہونا۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا۔ جس میں منافق اور کافر، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مومن کا قصد کرے گا اسی طرح کہتے ہوئے جیسے بندہ مومن کہتا ہے۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔(4)

ابن ابی شیبہ، احمد اور حاکم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں کے ساتھ گفتگو کریں گے۔ یہاں تک کہ آدمی اپنے کوڑے کے پھندے اور جوتے کے تسمے سے گفتگو کرے گا اور جو کچھ اس کے بعد اس کے گھر والوں نے کیا، اس کے بارے اس کی ران اسے خبر دے گی۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے فتنہ ہوگا۔ پس لوگ اس کے مقابلہ کے لیے ٹھہر جائیں گے اور اس کی جڑ مار دیں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر دوسرا فتنہ کھڑا ہوگا پس لوگ اس

1۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 500 (8397)
2۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 501 (8400)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 502 (8404)
4۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 504 (8412)
5۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 514 (8443)

کے مقابلے میں کھڑے ہو کر اس کی جڑ کاٹ دیں گے۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہو گا۔ پس لوگ اس کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے اور اس کی جڑ مار دیں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر ایک اور فتنہ برپا ہو گا۔ پس لوگ اس کے مقابلہ کے لیے کھڑے ہوں گے اور اس کی جڑ کاٹ دیں گے۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر پانچواں فتنہ ظاہر ہو گا۔ اور یہ بہت بڑا فتنہ ہو گا اور زمین میں اس طرح پھٹ پڑے گی جیسا کہ پانی پھوٹتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! میرے اور قیامت کے درمیان برپا ہونے والے تمام فتنوں کے بارے میں میں تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کوئی ایسی شے مجھ پر چھپا کر نہیں رکھی جو میرے سوا کسی کو نہیں بتائی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں فرمایا: آپ ﷺ مجلس میں گفتگو فرما رہے تھے اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کو شمار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ان میں سے تین ہیں وہ کسی شے کو نہیں چھوڑیں گے۔ ان میں سے کچھ فتنے موسم گرما کی ہواؤں کی طرح ہیں۔ ان میں سے کچھ چھوٹے ہیں اور کچھ بڑے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے سوا وہ سارا گروہ چلا گیا۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس امت میں چار فتنے ہوں گے، ان میں سے آخری ذولت کا فتنہ ہے۔ (2)

امام احمد، ابوداؤد اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فتن کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے کثرت سے ان کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے فتنہ الاحلاس (عرصہ دراز تک قائم رہنے والا فتنہ) کا ذکر فرمایا۔ تو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ فتنہ الاحلاس کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ فتنہ حرب و ہرب ہے (یعنی لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں گے اور ایک دوسرے کے خوف سے بھاگیں گے) مزید فرمایا: پھر فتنہ سرآء (خوشحالی اور عیش و عشرت کا فتنہ) ہو گا۔ اس فتنے کا دھواں ایک آدمی کے قدموں کے نیچے سے نکلے گا جو میری اہل بیت میں سے ہو گا (یعنی وہ شخص اس فتنہ کا بانی ہو گا) وہ یہ گمان کرتا ہو گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہو گا۔ کیونکہ میرے دوست تو متقی اور پرہیز گار لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایک آدمی کے ہاتھ پر رضا مندی اور بیعت کا اظہار کریں گے، جو کہ کولہے کے اوپر پسلی کی مانند ہو گا (یعنی جس طرح پسلی کولہے کی اوپر غیر مستقیم ہوتی ہے اسی طرح وہ بھی غیر مستقل مزاج ہو گا) پھر اس کے بعد فتنہ الدھیمآء (سیاہ و تاریک فتنہ) ظاہر ہو گا۔ وہ اس امت میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا مگر یہ کہ اسے طمانچہ لگائے گا (یعنی کوئی بھی اس کے فتنہ سے محفوظ نہیں رہے گا) یہاں تک کہ جب یہ کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو چکا ہے۔ تو وہ دوبارہ پھر لوٹ آئے گا۔ اس فتنہ کے دوران آدمی صبح کے وقت مومن ہو گا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ دو خیموں (حصوں) میں بٹ جائیں گے۔ ایک خیمہ ایمان کا ہو گا۔ اس میں کوئی نفاق نہیں ہو گا

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الفتن، جلد 18، صفحہ 13-12 (2891)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن ابوداؤد، کتاب الفتن، جلد 2، صفحہ 226، وزارت تعلیم اسلام آباد

اور ایک خیمہ نفاق کا ہوگا۔ جس میں ایمان نہیں ہوگا۔ اور جب ایسا ہو جائے تو تم اسی دن یا دوسرے دن دجال کا انتظار کرو۔(1)

ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ تو ہم ایک منزل پر اترے پس ہم میں سے بعض اپنا خیمہ لگانے لگے۔ اور بعض تیراندازی کا مقابلہ کرنے لگے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ندا دی: ''اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ'' جماعت تیار ہے۔ پس میں آپ ﷺ کی طرف گیا اور آپ ﷺ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! بلاشبہ مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر اس پر یہ واجب تھا کہ وہ اپنی امت کو ان چیزوں کی راہنمائی کرے، جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ وہ ان کے لیے بہتر اور خیر کا باعث ہیں۔ اور وہ انہیں ان سے ڈرائے جن کے بارے یہ جانتا ہے کہ وہ ان کے لیے باعث شر ہیں۔ خبردار جان لو! اس امت کی عافیت اس کی ابتدا اور اس کے پہلے لوگوں میں ہے۔ کیونکہ اس کے آخر کو بلائیں اور فتنے آ پہنچیں گے۔ اور وہ مسلسل ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئیں گے۔ ایک فتنہ آئے گا۔ تو مومن کہے گا یہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ پھر وہ دور ہو جائے گا۔ پھر ایک اور فتنہ ظاہر ہوگا۔ تو مومن پھر اسی طرح کہے گا۔ پھر فتنہ ظاہر ہوگا اور بندۂ مومن پھر اس اس طرح کہے گا۔ پھر وہ فتنہ دور ہو جائے گا۔ پس جو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے دور رہے اور جنت میں داخل ہو، تو اس کی آرزو اسے پالے گی درآنحالیکہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو۔ اور وہ لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسا وہ خود پسند کرتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا جائے۔ اور جس نے کسی امام کی بیعت کی اور اسے اپنے ہاتھ کا وعدہ اور دل کا ثمرہ دے دیا تو پھر اسے چاہیے کہ حسب استطاعت اس کی اطاعت کرے۔(2)

ابن خزیمہ اور حاکم نے عداء بن خالد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ ﷺ ایک جماعت کے پاس اٹھ کر گئے اور آپ اسے ڈرانے لگے۔ پھر واپس لوٹ آئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں تین دجالوں سے ڈراتا ہوں۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ'' یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں کانے دجال اور سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے کے بارے تو پہلے خبر دی ہے۔ تو یہ تیسرا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی ایک قوم میں ظاہر ہوگا۔ ان کے پہلے لوگ بھی ہلاک ہوئے ہیں اور ان کے آخری لوگ بھی ہلاک ہوں گے۔ ان پر لعنت ہے۔ اور وہ فتنہ جارفہ (ہمہ گیر موت دینے والا فتنہ) میں مبتلا ہوں گے۔ اور وہی دجال اکیس ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو کھائے گا۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر آپ ﷺ کے طریقہ سے دور ہوگا۔ ذہبی نے کہا: یہ حدیث مرہ کے سبب منکر ہے۔(3)

امام حاکم نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ تمہارے لیے کسریٰ کے خزانے کھول دیئے جائیں گے۔ چاہے وہ ابیض ہوں یا ابیض میں ہوں (یعنی سفید محل میں) اے مسلمانوں کے گروہ! حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔(4)

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 513 (8441)، دارالکتب العلمیہ بیروت　2۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 191، دار صادر بیروت

3۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 558 (8513)، دارالکتب العلمیہ بیروت　4۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 561 (8573)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت نقل کی ہے: رمضان المبارک کے مہینے میں ایک دھما کہ ہوگا جو سونے والے کو بیدار کر دے گا۔ اور جاگنے والوں کو خوفزدہ کر دے گا۔ پھر شوال میں ایک جماعت ظاہر ہوگی، پھر ذی الحجہ میں لوہے یا لکڑی کا ہنٹر۔ اور وہ محارم کی آبرو ریزی کریں گے۔ پھر صفر میں موت آجائے گی۔ پھر قبائل ربیع میں اتریں گے۔ پھر جمادی اور رجب کے درمیان مکمل طور پر خود پسندی اور تکبر ہوگا۔ پھر محرم میں کجاوے والی اونٹنی محل نما عمارت سے بہتر ہوگی۔ اور ایک لاکھ بھی کم ہو جائے گا۔ (1) حاکم نے کہا: یہ حدیث غریب المتن ہے۔ اور ذہبی نے کہا یہ حدیث موضوع ہے۔

امام احمد، ابو یعلی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بجیلہ کا ایک آدمی پہاڑی شیطان کو اتارے گا۔ اسے اشہب یا ابن اشہب راعی الخیل کہا جاتا ہے۔ اس کا غلام قوم میں بہت زیادہ ظلم کرے گا۔ (2) ذہبی نے کہا یہ روایت صحت سے بہت بعید ہے اور آپ نے اسے منکر کہا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ارقم بن یعقوب سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے۔ تمہاری کیفیت کیا ہوگی جب کہ تمہیں تمہاری اس زمین سے جزیرۂ عرب اور منابت الشیح کی طرف نکال دیا جائے گا؟ میں نے پوچھا: ہمیں کون نکالے گا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: گویا کہ میں انہیں فرات کے دونوں کناروں پر ان کے گھوڑوں کے کانوں اور ان کی بغلوں کے اندرونی حصوں کو دیکھ رہا ہوں۔ (4)

امام حاکم رحمہ اللہ نے معقیب اور نعیم بن حماد رحمہما اللہ سے اور انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے: میری امت ہرگز فنا نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان میں تمایز، تمایل اور مقامع ظاہر ہو جائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ تمایز کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد وہ عصبیت ہے جو میرے بعد اسلام کے بارے میں لوگوں میں ظاہر ہو جائے گی۔ پھر میں نے عرض کی: تمایل کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کی طرف مائل ہو جائے گا اور اس کی محرمات کو حلال سمجھنے لگے گا۔ پھر میں نے عرض کی: مقامع کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بعض دینی پیشوا بعض کی طرف چلیں گے اور جنگ میں ان کی جماعتیں مختلف ہوں گی۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ (5)

امام ابن ماجہ، حاکم اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب جنگیں واقع ہوں گی تو دمشق سے غلاموں کا ایک دستہ نکلے گا۔ عربوں میں ان کے گھوڑے بہترین ہوں گے اور ان کے ہتھیار عمدہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس دین کی مدد فرمائے گا۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (6)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے: عنقریب فتنے برپا ہوں گے۔

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 563 (8580)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 566 (8588)
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، جلد 7، صفحہ 474 (37339)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 4۔ ایضاً (37340)
5۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 569 (8597) 6۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 591 (8646)

لوگ ان سے اس طرح نکلیں گے جیسے سونا معدن سے نکلتا ہے۔ پس تم اہل شام کو برا بھلا نہ کہو۔ بلکہ ان کے ظالم لوگوں کو گالی گلوچ دو۔ کیونکہ ان میں ابدال رہتے ہیں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا اور انہیں غرق کردے گا۔ یہاں تک کہ اگر ان کے ساتھ لومڑوں نے بھی جنگ کی تو وہ ان پر غالب آجائیں گے۔ پھر اس وقت اللہ تعالیٰ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل بیت اطہار سے ایک آدمی بھیجے گا۔ اس کے ساتھ بارہ ہزار کا لشکر ہوگا۔ اگر ان کی تعداد کم ہوئی۔ یا پندرہ ہزار کا لشکر ہوگا اگر ان کی تعداد زیادہ ہوئی۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ تین جھنڈوں پر ان کے اونچے اونچے نشان ہوں گے۔ اور ان کے ساتھ سات جھنڈوں والے جنگ لڑیں گے، جن میں سے ہر علمبردار صرف ملک میں حرص اور طمع رکھتا ہوگا۔ پس وہ جنگ لڑیں گے اور انہیں شکست سے دوچار کردیں گے۔ پھر ہاشمی غالب آئے گا اور اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کی دوستی و محبت اور ان کی نعمتیں واپس لوٹا دے گا، پس وہ اسی حال پر رہیں گے یہاں تک کہ دجال ظاہر ہو جائے گا، حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (1)

امام ابن ابی الدنیا رحمہ نے ذم الملاہی میں حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین اپنے رہنے والوں کے ساتھ مشکل میں گھر جائے گی۔ یہاں تک کہ اس کی پشت پر مٹی کے گھروں اور خیموں میں رہنے والے نہیں رہیں گے اور اس امت کے آخری لوگ زلزلوں میں مبتلا کردیئے جائیں گے۔ پس اگر انہوں نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ بھی ان پر نظر رحمت فرمائے گا۔ اور اگر انہوں نے دوبارہ ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ بھی ان پر زلزلے، پتھروں کی بارش، شکلوں کا بگڑنا اور بجلی کی کڑک لوٹا دے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں حضرت مہدی کی بشارت دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے میری امت میں اس وقت مبعوث فرمائے گا جب زمانے کے فسادات اور زلزلے عروج پر ہوں گے۔ اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا۔ جیسا اس سے قبل اسے ظلم و زیادتی سے بھرا گیا۔ اور زمین و آسمان کے باسی اس راضی اور خوش ہو جائیں گے۔ وہ زمین میں صحاح تقسیم کرے گا۔ یہ سن کر کسی آدمی نے عرض کی، صحاح کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان مساوات قائم کرنا۔ وہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے دلوں کو غنا سے بھر دے گا۔ اور اس کا عدل ان میں وسیع ہو جائے گا، یہاں تک کہ وہ منادی کو حکم دے گا۔ اور وہ ندا دیتے ہوئے یہ کہے گا: کون ہے جسے مال کی ضرورت ہو۔ تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے سوا کوئی آدمی کھڑا نہیں ہوگا۔ تو وہ کہے گا: خازن کو بلاؤ اور اسے کہو کہ مہدی تجھے حکم دیتا ہے کہ مجھے مال عطا کرو۔ پس وہ اسے کہے گا گن کر دو۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کی گود میں ڈالے گا اور مال اس پر ظاہر کرے گا۔ تو وہ نادم ہو جائے گا۔ اور کہے گا: میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اپنی ذات کے لیے زیادہ حریص اور لالچی تھا۔ تب ہی وہ مال جو ان کی وسعت رکھتا ہے۔ اس نے میری طاقت نہ رکھی۔ فرمایا: پس وہ لوٹا دے گا اور اس میں سے کوئی شے قبول نہیں کرے گا۔ تو پھر اسے کہا جائے گا: بے شک ہم اس سے کوئی شے نہیں لیں گے جو ہم نے عطا کر دی ہے۔ پس سات، آٹھ یا نو برس اسی طرح کے ہوں گے۔ پھر اس کے بعد زندہ رہنے میں کوئی

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 596 (8658)، دارالکتب العلمیہ بیروت

بھلائی اور خیر نہیں ہوگی۔ فرمایا: پھر اس کے بعد حیات میں کوئی خیر اور نفع نہیں ہوگا۔(1)

امام احمد، ترمذی اور آپ رحمہم اللہ نے اس روایت کو حسن کہا ہے اور ابن ماجہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں حضرت مہدی علیہ السلام پانچ یا سات خروج فرمائیں گے۔ اس مدت میں ابوالحوزی کو شک ہے۔ ہم نے عرض کیا: اس پانچ یا سات سے کون سی شے مراد ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ یا سات سال۔ پھر آسمان ان پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی نباتات میں سے کوئی شے اپنے اندر چھپا کر نہیں رکھے گی۔ مال اکٹھا ہو جائے گا۔ ایک آدمی ان کے پاس آئے گا۔ اور کہے گا اے مہدی! مجھے دو، مجھے دو۔ پس وہ اس کے لیے اس کے کپڑے میں اتنا مال لائے گا جتنا وہ اٹھانے کی طاقت رکھتا ہوگا۔(2)

امام احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری اہل بیت میں سے ایک آدمی زمین پر حاکم بن جائے گا اور وہ آدمی کشادہ (پیشانی والا) اور اونچی (ناک والا) ہوگا(3)۔ اور ابوداؤد کے الفاظ ہیں: مہدی مجھ سے ہے اس کی پیشانی کشادہ اور ناک اونچی ہے وہ زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسا کہ اس سے قبل اسے ظلم وجور سے بھرا گیا۔ وہ سات برس تک رہے گا۔

امام احمد اور مسلم نے بیان کیا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک خلیفہ آئے گا جو بغیر شمار کے حق ادا کرے گا۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانہ ختم ہونے کے وقت اور فتنوں کے ظہور کے وقت میری اہل بیت سے ایک آدمی خروج فرمائے گا اور اس کی عطاء بغیر حساب وشمار کے ہوگی۔(6)

امام ابن ابی شیبہ، احمد اور ابوداؤد رحمہم اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا میں سے سوائے ایک دن کے کچھ بھی باقی نہ رہا، تو بھی بالیقین اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھرے گا جیسے اسے ظلم وزیادتی سے بھرا گیا۔(7)

امام ابن ابی شیبہ، احمد اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ رات کے وقت انہیں ظاہر فرمائے گا۔(8)

1۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 52، دار صادر بیروت 2۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 22-21، دار صادر بیروت

3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 17 4۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 18، صفحہ 32 (14-2913)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 513 (37640)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

6۔ ایضاً (37639) 7۔ ایضاً، (37648) 8۔ ایضاً (37644)

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ابو اسحاق سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اور انہوں نے اپنے بیٹے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں سید فرمایا ہے۔ عنقریب ان کی صلب سے ایک آدمی پیدا ہوگا اس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ وہ اخلاق (سیرت) میں انہی کے مشابہ ہوگا۔ لیکن تخلیق (صورت) میں وہ ان کے مشابہ نہیں ہوگا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ترمذی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا میں سے سوائے ایک دن کے کوئی باقی نہ رہے۔ تو بھی اللہ تعالیٰ اس میں ایک آدمی مبعوث فرمائے گا جو میری اہل بیت سے متعلق ہوگا۔ اور ایک روایت میں الفاظ اس طرح ہیں شب و روز کا سلسلہ ختم نہیں ہو گا۔ یہاں تک کہ میری اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا مالک بن جائے گا۔ اس کا نام میرے نام کے اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے موافقت رکھتا ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسا کہ اسے ظلم و جور سے بھرا گیا۔ ترمذی اور حاکم دونوں نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر سوائے ایک دن کے دنیا میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس دن کو طویل کر دے گا، یہاں تک کہ میری اہل بیت میں سے ایک آدمی والی بن جائے گا اور اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ ترمذی نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔

امام ابو داؤد، ابن ماجہ، طبرانی اور حاکم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام میری نسل سے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ابو یعلی اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا۔ اور اس وقت اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ کی طرف آئے گا۔ پس اہل مدینہ میں سے لوگ اس کے پاس آئیں گے۔ اور اسے (امامت کے لیے) کہیں گے حالانکہ وہ ناراض ہوگا۔ پس وہ لوگ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے۔ پھر شام سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا۔ لیکن انہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان مقام بیداء پر دھنسا دیا جائے گا۔ پس جب لوگ اس صورت حال کا مشاہدہ کریں گے۔ تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی اور اس کی بیعت کریں گی۔ پھر قریش میں ایک آدمی پیدا ہوگا جس کے ننہال بنی کلب میں ہوں گے۔ پس وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا اور وہ ان پر غلبہ پا لیں گے۔ یہی بنی کلب کا لشکر ہے۔ اور خسارے میں وہ رہے گا جو بنی کلب کے مال غنیمت میں شریک نہیں ہوگا۔ پھر وہ مال تقسیم کرے گا اور لوگوں میں نبی مکرم ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرے گا۔ اور اسلام ساری زمین میں عام کر دے گا۔ وہ

1۔ سنن ابو داؤد، اول کتاب المہدی، جلد 2، صفحہ 233، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 601 (8672)، دار الکتب العلمیہ بیروت

سات سال تک اسی طرح رہے گا۔ پھر اُس کا وصال ہوگا اور تمام مسلمان اس کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے: اسی اثناء میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ بنی ہاشم کے نوجوانوں کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا۔ آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور آپ کا رنگ متغیر ہو گیا۔ تو میں نے کہا: ہم آپ کے چہرہ مقدس پر ایسی شے دیکھ رہے ہیں جسے ہم ناپسند کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اہل بیت نے ہمارے لیے دنیا پر آخرت کو اختیار کیا ہے۔ بے شک عنقریب میرے بعد میرے اہل بیت بلاؤں اور بھگاؤ اور دور کرو جیسی آزمائشوں میں ڈال دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی۔ ان کے پاس سیاہ رنگ کے جھنڈے ہوں گے اور وہ خیر اور بھلائی کا سوال کریں گے۔ لیکن وہ انہیں عطا نہیں کی جائے گی اور ان سے قتال کیا جائے گا۔ پھر ان کی مدد کی جائے گی۔ اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ انہیں دیا جائے گا۔ لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ میری اہل بیت میں سے ایک آدمی کو دے دیں گے۔ وہ اسے عدل وانصاف کے ساتھ اس طرح بھر دیں گے جیسے انہوں نے اسے ظلم وزیادتی کے ساتھ بھرا تھا۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے، اسے چاہیے کہ وہ ان کے پاس آئے، اگرچہ برف پر گھسٹ کر ہی آنا پڑے۔(2)

امام ابن ماجہ اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی تمہارے خزانے کے پاس لڑیں گے۔ وہ تمام خلیفہ کے بیٹے ہوں گے۔ پھر وہ ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی نہیں رہے گا۔ پھر مشرق کی جانب سے سیاہ رنگ کے جھنڈے ظاہر ہوں گے اور وہ تم سے ایسی جنگ لڑیں گے کہ کسی قوم نے ایسی جنگ نہیں لڑی۔ پھر آپ ﷺ نے کچھ چیزوں کا ذکر کیا، جنہیں میں یاد نہیں رکھ سکا۔ فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیروی کرو اگرچہ برف پر چل کر جانا پڑے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(3)

امام ترمذی اور نعیم بن حماد رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر آخری زمانہ میں ان کے سلطان کی جانب سے شدید آزمائش نازل ہوگی یہاں تک کہ ان پر زمین تنگ ہو جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ میری نسل سے ایک آدمی بھیجے گا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا۔ جیسا کہ اسے ظلم وجور سے بھرا گیا۔ اس سے زمین وآسمان کے مکین راضی ہو جائیں گے۔ زمین اپنے بیج میں سے کوئی شے مخفی نہیں رکھے گی بلکہ اسے باہر نکال دے گی۔ اور آسمان اپنی بارش میں سے ایک قطرہ بھی بچا کر نہیں رکھے گا۔ بلکہ اسے انڈیل دے گا۔ وہ ان لوگوں میں سات آٹھ یا نو برس تک زندہ رہے گا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام سے ایک آدمی

1۔ سنن ابوداؤد، اول کتاب المہدی، جلد 2، صفحہ 233

2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب خروج المہدی، جلد 4، صفحہ 452 (4082)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 510 (8432)، دار الکتب العلمیہ بیروت

نے مجھے یہ بتایا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر نہیں ہوں گے۔ یہاں تک کہ ایک پاکیزہ نفس کو قتل کیا جائے گا۔ پس جب اس پاکیزہ نفس کو قتل کیا جائے گا۔ تو ان پر زمین و آسمان میں رہنے والے غضب ناک ہو جائیں گے۔ پس لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ آپ کو اس طرح اشتیاق کے ساتھ بھیجیں گے جیسا کہ شادی کی رات دلہن کو اس کے خاوند کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، زمین اپنی نباتات نکالے گی اور آسمان بارش برسائے گا۔ اور ان کی ولایت میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی۔ جتنی کبھی خوشحال نہیں ہوئی ہوگی۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ابومجلز رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ یکے بعد دیگرے فتنے برپا ہوں گے اور آخر میں کیفیت یہ ہوگی کہ کوڑے کے سرے کی گرہ کے پیچھے تلوار کی دھار ہوگی۔ پھر اس کے بعد ایک فتنہ ظاہر ہوگا۔ جس میں تمام محارم کو حلال سمجھا جائے گا۔ پھر اہل زمین میں سے نیک اور افضل آدمی کی خلافت آئے گی۔ حالانکہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے عاصم بن عمرو بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ آسمان سے ایک آدمی کو نام لے کر پکارا جائے گا کہ کوئی ذلیل اس کا انکار نہیں کرے گا اور کوئی دلیل اسے روک نہیں سکے گی۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ثابت بن عطیہ کی سند سے حضرت عبداللہ سے یہ قول بیان کیا ہے اس طاعت اور جماعت کو لازم پکڑے رکھو۔ کیونکہ یہی وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جس کو (پکڑنے رکھنے کا) حکم دیا گیا ہے۔ بے شک جماعت میں جن چیزوں کو تم ناپسند کرتے ہو وہ ان سے بہتر ہیں جنہیں تم حالت افتراق میں پسند کرتے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے جس شے کو بھی پیدا فرمایا ہے اس کے لیے ایک انتہاء بنادی ہے۔ بے شک یہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ اور یہ نقصان اور کمی کی طرف جارہا ہے۔ اور اس کی نشانی یہ ہوگی کہ رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات منقطع ہو جائیں گے، مال بغیر حق کے لیا جائے گا، خون بہایا جائے گا، قرابت دار اپنی قرابت کی شکایت کرے گا تو کوئی شے اس پر لوٹ کر نہیں آئے گی، سائل چکر لگائے گا مگر اس کے ہاتھ پر کوئی شے نہیں رکھی جائے گی۔ پس لوگ اسی طرح ہوں گے کہ اچانک زمین گائے کے ڈکارنے کی طرح آواز نکالے گی۔ تمام انسان یہ گمان کریں گے کہ زمین نے ان کی وجہ سے یہ آواز نکالی ہے۔ پس لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اچانک زمین اپنا سینہ چیر کر سونا اور چاندی باہر پھینک دے گی۔ اور اس کے بعد سونے چاندی میں سے کوئی شے نفع نہیں دے گی۔(2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور میری طرف دیکھا۔ اور ارشاد فرمایا: اے امت! تم میں چھ چیزیں ہوں گی۔ تمہارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت۔ یہ سن کر میرا دل اپنی جگہ پر قائم نہ رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک ہے۔ پھر فرمایا: تم میں مال بہنے لگے گا۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کو دس ہزار دیئے جائیں گے اور وہ اس پر اظہار ناراضگی کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دو ہیں۔ پھر فرمایا: تم میں سے ہر آدمی کے گھر فتنہ داخل ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تین ہیں۔ پھر فرمایا: موت بکریوں کی گردن توڑ بیماری کی طرح ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 514 (37653)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 2۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 474 (37337)

چار ہیں۔ پھر فرمایا: تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح ہو جائے گی۔ اور وہ تمہارے لیے عورت کے حمل کی مقدار نو مہینے تک جمع رہیں گے۔ پھر تم سے معاہدہ توڑ دینا اولیٰ سمجھیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ پانچ ہیں۔ مدینہ (شہر) فتح ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ مدینہ سے مراد کون سا شہر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسطنطنیہ۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، ابوداؤد اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت بیان کی ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ چمڑے کے قبہ میں تشریف فرما تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے چھ چیزیں ہوں گی میں انہیں شمار کرتا ہوں۔ فرمایا: میری موت۔ پھر بیت المقدس کی فتح، پھر دو موتیں تمہیں پکڑ لیں گی جیسے بکریوں کے سینے کی بیماری جوان کی گردن توڑ دیتی ہے۔ پھر مال کا عام بہہ جانا۔ حتی کہ ایک آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے اور وہ ناراض ہونے لگے گا، پھر ایک فتنہ ظاہر ہوگا۔ جس میں عرب کا کوئی گھر ایسا باقی نہیں رہے گا جس میں وہ داخل نہ ہو۔ پھر صلح جو تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان قائم ہوگی۔ پھر وہ اسے توڑ دیں گے اور وہ اسی علمبرداروں کے تحت تم پر حملہ آور ہوں گے اور ہر علم کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔ امام احمد نے یہ اضافہ ذکر کیا ہے اس دن مسلمانوں کے خیمے جس زمین میں ہوں گے اسے غوطہ کہا جاتا ہے جو شہر دمشق میں واقع ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، احمد اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے چھ ہیں: میری موت، بیت المقدس کی فتح، وہ موت جو لوگوں کو اس طرح پکڑے گی جیسے بکریوں کو قعاص کی بیماری۔ ایک فتنہ جس کی گرمی ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگی۔ ایک آدمی کو ہزار دینار دیئے جائیں گے اور وہ ان پر اظہار ناراضگی کرے گا، رومیوں کا معاہدہ توڑنا۔ وہ اسی جھنڈے لے کر چلیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (سپاہی) ہوں گے۔ (3)

امام ابوداؤد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑی جنگ کے دن مسلمانوں کے خیمے شہر کی جانب غوطہ کے مقام پر ہوں گے۔ اس شہر کو دمشق کہا جاتا ہے جو دمشق کے شہروں میں بہترین شہر ہے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔ (4)

امام حاکم رحمہ اللہ نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب تو کسی آدمی اور اس کے گھر والوں کے قبضے میں جنگل بیابان دیکھے۔ تو اس وقت قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

امام مسلم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم

1۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 174، دار صادر بیروت

2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب اشراط الساعۃ، جلد 4، صفحہ 422 (4042)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، جلد 7، صفحہ 480 (37383)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

4۔ سنن ابوداؤد، کتاب الملاحم، جلد 2، صفحہ 234، وزارت تعلیم اسلام آباد

نے ایسے شہر کے بارے سنا ہے جس کی ایک جانب جنگل ہے اور ایک جانب سمندر ہے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ ستر ہزار افراد بنی اسحاق سے اس کے باسیوں سے جنگ لڑیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے۔ وہ ان کے ساتھ ہتھیاروں سے جنگ نہیں لڑیں گے اور نہ کوئی ان پر تیر برسائیں گے۔ بلکہ وہ یہ کہیں گے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تو اس کی ایک جانب گر جائے گی۔ پھر وہ دوسری بار کہیں گے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واللّٰهُ اَكْبَرُ تو اس کی دوسری جانب گر جائے گی۔ پھر وہ تیسری بار یہی کہیں گے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تو ان کا راستہ کھل جائے گا اور وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے اور وہ مال غنیمت جمع کرلیں گے۔ پس اس اثناء میں کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اچانک چیختے چلاتے ایک آئے گا کہ دجال نکل آیا ہے۔ پس وہ ہر شے کو چھوڑ دیں گیا اور واپس لوٹ جائیں گے۔ حاکم نے کہا: کہا جاتا ہے کہ یہ شہر ہی قسطنطنیہ ہے۔ اور یہ صحیح ہے کہ اس کی فتح قیامت قائم ہونے کے قریب ہوگی۔ (1)

امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابویعلی، نعیم بن حماد رحمہم اللہ نے الفتن میں، طبرانی، بیہقی نے البعث والضیاء میں اور مقدسی نے المختارہ میں حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چند سالوں کا فاصلہ ہے اور دجال ساتویں سال نکلے گا۔ (ایک روایت میں ہے کہ جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ سال کا فاصلہ ہے اور دجال ساتویں سال ظاہر ہوگا) (2)

امام ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ قسطنطنیہ قیام قیامت کے قریب فتح ہوگا۔ (3)

امام مسلم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق میں اتریں گے اور ان کی طرف مدینہ طیبہ سے زمین کے بہترین اور اعلیٰ لوگوں پر مشتمل لشکر آئے گا۔ جب وہ باہم صف بند ہوں گے تو رومی کہیں گے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا۔ ہم ان سے جنگ لڑیں گے، تو مسلمان کہیں گے قسم بخدا! ایسا نہیں ہوسکتا۔ پس وہ ان سے جنگ شروع کر دیں گے اور ان میں سے ایک تہائی شکست خوردہ ہو کر بھاگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا۔ اور ایک تہائی جام شہادت نوش کریں گے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے۔ اور ایک تہائی ایسے ہوں گے جنہیں کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں کیا جائے گا۔ وہ قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے اور اسے فتح کرلیں گے۔ پس اس اثناء میں کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے۔ اور وہ اپنے ہتھیار زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکائے ہوئے ہوں گے کہ اچانک شیطان چیخ کر کہے گا کہ تمہارے گھروں میں مسیح دجال آچکا ہے اور اس کا یہ اعلان جھوٹا ہوگا۔ پس جب وہ شام پہنچیں

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الفتن، جلد 18، صفحہ 35 (2920)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب الملاحم، جلد 4، صفحہ 458 (4093)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، جلد 6، صفحہ 421، دار الفکر بیروت

گے تو اس وقت وہ نکلے گا۔ اس اثناء میں کہ وہ جنگ کے لیے تیار ہوں گے اور صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے صبح کی نماز کا وقت ہو جائے گا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور ان کی امامت کرائیں گے۔ جب وہ اللہ کا دشمن آپ کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پگھلتا ہے۔ پس اگر آپ اسے چھوڑ دیں، تو وہ پگھلتا ہی رہے یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسے آپ کے دست مبارک سے قتل کرائے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نیزے پر اس کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔(1)

امام ابن ماجہ اور حاکم رحمہما اللہ نے کثیر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ابن اصفر سے قتال کرلو۔ اہل حجاز کے ان مومنین کی ایک جماعت ان کی طرف نکلے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت رکاوٹ نہیں بنے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے قسطنطنیہ اور روم تسبیح و تکبیر کے ساتھ فتح فرما دے گا اور اس کے قلعے گر جائیں گے۔ وہ ایسی عظیم فتح حاصل کریں گے، جس کی مثل کسی نے کبھی نہیں پائی۔ یہاں تک کہ وہ ڈھال کے ساتھ مال تقسیم کریں گے۔ پھر ایک چیخنے والا بلند آواز سے یہ کہے گا اے اہل اسلام! تمہارے شہروں اور تمہاری اولادوں میں دجال آ گیا ہے۔ پس لوگ مال کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ بعض مال لینے والے ہوں گے اور بعض چھوڑنے والے۔ نتیجۃً مال لینے والا بھی نادم ہوگا اور چھوڑنے والا بھی نادم ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابوداؤد اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینہ طیبہ) کی خرابی اور تباہی کا باعث بنے گی اور یثرب کی خرابی جنگ کا سبب بنے گی اور جنگ کا شروع ہونا قسطنطنیہ کی فتح کا سبب بنے گا۔ اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے ظاہر ہونے کا سبب بنے گی۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مارا اور کہا: قسم بخدا! بے شک یہ اسی طرح حق ہے جیسا کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔(2)

امام ابوداؤد، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے اور ابن ماجہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات مہینوں میں ہوگا۔(3)

امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور حاکم رحمہم اللہ نے ذی مخمر رحمہ اللہ سے جو کہ نجاشی رحمہ اللہ کا بھتیجا تھا، سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: عنقریب رومی تمہارے ساتھ انتہائی امن والی صلح کریں گے۔ حتی کہ اس کے بعد تم اور وہ مل کر ایک دشمن سے جنگ لڑو گے۔ پس تمہاری مدد کی جائے گی، تم مال غنیمت حاصل کرو گے اور واپس

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب فی فتح قسطنطنیہ، جلد 18، صفحہ 17 (2897)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن ابوداؤد، کتاب الملاحم، جلد 2، صفحہ 234، وزارت تعلیم اسلام آباد

3۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، باب ما جاء فی علامات خروج الدجال، جلد 6، صفحہ 420 (2238)، دار الفکر بیروت

لوٹ آؤ گے۔ پھر تم ایک ٹیلوں والی سرسبز و شاداب جگہ پر اترو گے۔ تو رومیوں میں سے ایک کہنے والا یہ کہے گا: صلیب غالب آ گئی۔ (یعنی ہم نے صلیب کی برکت سے فتح حاصل کی ہے) تو پھر مسلمانوں میں سے ایک کہنے والا کہے گا: نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے فتح حاصل کی ہے۔ پس وہ آپس میں باری باری اس کا تکرار کریں گے۔ نتیجۃً مسلمان ان کی صلیب کی طرف دوڑ کر جائے گا اور وہ ان سے زیادہ دور نہیں ہوں گے اور اسے جا کر توڑ دے گا۔ اور رومی صلیب توڑنے والے پر حملہ آور ہوں گے تا کہ وہ اسے قتل کر دیں۔ پس مسلمان بھی اپنے اسلحہ کی طرف دوڑ کر جائیں گے پھر ان کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت سے سرفراز فرمائے گا۔ پس رومی حاکم روم کو کہیں گے۔ عرب کی حد تک ہم تیرے لیے کافی ہیں۔ وہ مسلمانوں سے علیحدہ ہو جائیں گے اور لشکر جمع کرنا شروع کر دیں گے۔ وہ اسی علمبرداروں کے تحت تم پر حملہ آور ہوں گے اور ہر علم کے نیچے بارہ ہزار لشکری ہوں گے۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔(1)

امام احمد، بخاری بزار، ابن خزیمہ، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن بشر غنوی سے روایت بیان کی ہے کہ میرے باپ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: قسطنطنیہ ضرور فتح کیا جائے گا۔ پس اس امیر کی امارت کتنی اچھی ہوگی۔ اور وہ لشکر کتنا اچھا لشکر ہوگا۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(2)

امام احمد اور حاکم نے ابو قبیل رحمہم اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قسطنطنیہ اور رومیہ کی فتح کے بارے مذاکرہ ہوا کہ ان میں سے پہلے کسے فتح کیا جائے گا؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک صندوق منگایا اور اسے کھولا اور اس سے ایک کتاب نکالی۔ فرمایا: ہم یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر لکھا کرتے تھے۔ تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ دونوں شہروں میں سے کون سا شہر پہلے فتح کیا جائے گا قسطنطنیہ یا رومیہ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: ''ہرقل کا شہر پہلے فتح کیا جائے گا'' آپ کی اس سے مراد قسطنطنیہ ہے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(3)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک خوشہ ردی کھجوروں کا تھا۔ آپ ﷺ کے پاس عصا مبارک تھا۔ آپ نے عصا کے ساتھ خوشے میں کچوکا دیا اور فرمایا: اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہے تو اس سے بہتر اور اچھی کھجوریں صدقہ کرے۔ بلاشبہ قیامت کے دن اس صدقے کا مالک ردی کھجوریں ہی کھائے گا۔ قسم بخدا! اے اہل مدینہ تم اس شہر کو چالیس سال تک عوافی (پرندوں اور درندوں) کے لیے کھلا چھوڑ دو گے۔ ہم نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو عوافی کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پرندے اور درندے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(4)

حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ مدینہ طیبہ کو موجودہ حالت سے بہتر اور اچھی

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 467 (8298)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 335، دار صادر بیروت
3۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 468 (8301)
4۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 472 (8310)

حالت پر چھوڑ دیا جائے گا اور اس سے پرندے اور درندے کھائیں گے۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔(1)

امام حاکم نے محجن بن ادرع رحمہما اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے رخ زیبا مدینہ طیبہ کی طرف کیا اور اس کے لیے ایک قول فرمایا۔ پھر فرمایا: تیری ماں ہلاک ہو۔ اس کی ماں کے لیے ہلاکت ہے، یہ ایسا شہر ہے جسے اس کے باسی اس وقت چھوڑ دیں گے جب کہ اس کے پھل پکے ہوں گے۔ اور انہیں آزاد گھومنے پھرنے والے پرندے اور درندے کھائیں گے۔ دجال اس میں داخل نہیں ہوگا ان شاء اللہ۔ جب بھی وہ اس میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا تو اس کے راستوں میں سے ہر راستے میں اس کی ملاقات بہادر فرشتے سے ہوگی جو اسے اس میں داخل ہونے سے روک دے گا۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دس علامات ظاہر ہو جائیں: مشرق کی جانب زمین میں دھنسنا، مغرب کی جانب زمین میں دھنسنا، جزیرۂ عرب میں زمین میں دھنسنا۔، دجال، یاجوج، ماجوج کا ظاہر ہونا، دابہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، قعر عدن سے آگ کا نکلنا جو کہ لوگوں کو محشر کی جانب ہانک کر لے جائے گی اور وہ چھوٹی اور بڑی چیونٹیوں کو بھی جمع کر دے گی۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔(3)

امام ابو یعلی، رویانی، ابن قانع اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک ہوا ہے جسے وہ (قیامت کے قریب) سو سال کے اختتام پر بھیجے گا اور ہر مومن کی روح قبض کر لی جائے گی۔ حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔(4)

امام احمد، طبرانی اور حاکم نے عیاش بن ابی ربیعہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے ایک ہوا آئے گی۔ جس میں ہر مومن کی روح قبض کر لی جائے گی۔ حاکم نے کہا ہے: یہ روایت صحیح ہے۔(5)

امام مسلم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ یمن کی جانب سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم اور راحت بخش ہوگی۔ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا وہ اسے نہیں چھوڑے گی۔ بلکہ اسے قبض کر لے گی۔(6) حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

امام مسلم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: سلسلہ لیل ونہار ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ لات وعزیٰ کی پوجا کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ صاف اور پاکیزہ ہوا بھیجے گا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی خیر اور نیکی ہوگی وہ فوت ہو جائے گا، اور وہ باقی رہے گا جس

1۔ ایضاً (8311)
2۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 474 (8315)، دارالکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً (8317)
4۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 504 (8411)
5۔ ایضاً (8405)
6۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب فی الریح التی تکون قرب القیامۃ، جلد 2، صفحہ 14-113 (185)، دارالکتب العلمیہ بیروت

میں کوئی خیر اور نیکی نہیں۔ پھر وہ اپنے آباء واجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔(1)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر مسلسل جنگ لڑتی رہے گی۔ اور وہ دشمن پر غالب رہیں گے۔ ان کے مخالفین انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور وہ اسی حال پر ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا۔ اس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔ اور اس کا مس کرنا ریشم کے مس کرنے کی طرح ہوگا (یعنی وہ ریشم کی طرح ملائم اور نرم و نازک ہوگی)۔ پس وہ کسی ایسے آدمی کو نہیں چھوڑے گی جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا۔ مگر یہ اس کی روح کو قبض کر لے گی۔ پھر لوگوں میں سے صرف شریر اور ظالم لوگ باقی رہیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔(2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا، جو کسی بھی ایسے شخص کو نہیں چھوڑے گی جس کے دل میں ایک ذرہ برابر تقویٰ اور عقل ہوگی۔ مگر یہ ہوا اسے قبض کر لے گی اور ہر قوم اس کے ساتھ لاحق ہو جائے گی جس کی زمانہ جاہلیت میں ان کے آباء عبادت کرتے تھے۔ بے وقوف اور گھٹیا قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ نہ وہ نیکی کا حکم دیں گے اور نہ ہی برائی سے روکیں گے۔ اور راستوں میں نکاح کریں گے۔ پس جب ایسا ہوگا۔ تو اہل زمین پر اللہ تعالیٰ کا غضب شدید ہو جائے گا۔ اور وہ قیامت قائم کر دے گا۔(3)

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔ لوگ اس پر لڑنے لگیں گے۔ اور سو میں سے ننانوے افراد اس کے سبب قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی یہ کہے گا(4): شاید میں زندہ بچ جاؤں اور نجات پا جاؤں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: قریب ہے کہ فرات سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کر دے۔ پس جب لوگ اس کے بارے سنیں گے تو اس کی طرف چل پڑیں گے۔ تو اس کے پاس والا کہے گا: کہ اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا کہ وہ اس سے لے لیں۔ تو وہ یہ سارے کا سارا لے جائیں گے۔ فرمایا: پس وہ اس پر لڑائی شروع کر دیں گے اور ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل کر دیئے جائیں گے۔(5)

امام حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ مختلف معادن ظاہر ہوں گی۔ ان میں سے ایک معدن حجاز کے قریب ہے۔ اس کے پاس لوگوں میں سے شریر ترین آئے گا۔ اسے فرعون کہا جاتا ہے۔ پس اس اثناء میں کہ وہ اس میں کام کر رہے ہوں گے کہ اچانک اس سے سونا نکل آئے گا۔ پس اس کا کام انہیں تعجب میں ڈال دے گا جب کہ وہ ان

1۔ ایضاً، باب الفتن من المشرق، جلد 18، صفحہ 2، (2907)

2۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 503 (8409)، دار الکتب العلمیہ بیروت   3۔ ایضاً (8407)

4۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب لاتقوم الساعۃ حتی تحسر الفرات، جلد 18، صفحہ 15 (2894)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ ایضاً، جلد 18، صفحہ 16 (2995)

کے ساتھ زمین میں دھنس جائے گا۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(1)

امام احمد، ابن ماجہ اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت میں خسف (زمین میں دھنسنا) قذف (پتھروں کی بارش ہونا) اور مسخ (شکلوں کا بگڑنا) ہوگا۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔(2)

امام احمد، بغوی، ابن قانع، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن صحار عبدی سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبائل عرب زمین میں دھنس جائیں گے۔ پس کہا جائے گا وہ بنی فلاں ہیں۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: ایک گھر کو دوسرے گھر کے پہلو میں اور اسے آگے والے گھر کے پہلو میں دھنسا دیا جائے گا جہاں جہاں مظالم ہوں گے۔

امام ابن سعد نے ابوعاصم عطفانی رحمہما اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ ایک حدیث بیان کرتے تھے جسے لوگ قبیح سمجھتے تھے۔ پس آپ سے کہا گیا: قریب ہے کہ آپ ہمیں حدیث بیان کریں۔ کہ عنقریب ہم میں مسخ ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ بالیقین تم میں بندروں اور خنزیروں کی صورت میں شکلوں کا بگاڑ ہوگا۔

امام ابن ابی الدنیا نے ذم الملاہی (آلات موسیقی کی مذمت) میں فرقد سنجی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ تورات جو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لے کر آئے، میں نے اس میں پڑھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی امت جو کہ اہل قبلہ ہے، اس میں شکلوں کا بگڑنا، پتھروں کی بارش ہونا اور زمین میں دھنسا ہوگا۔ آپ سے کہا گیا اے ابو یعقوب! ان کے اعمال کیا ہوں گے؟ تو انہوں نے کہا وہ گانے بجانے کے آلات بنائیں گے، دف بجائیں گے، ان کا لباس ریشم اور سونا ہوگا۔ تو ہرگز غائب نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ تو یہ ازلی اعمال دیکھ لے گا۔ پس تو یقین کر لے، تیاری کر، اور اپنے آپ کو بچا۔ کہا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا: مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے اپنی اپنی حاجات پوری کریں گے۔ عرب عجم کے برتنوں میں رغبت رکھیں گے۔ پھر کہا: پس اس وقت قسم بخدا! مردوں پر آسمان سے پتھر برسائیں جائیں گے۔ جن کے سبب وہ اپنے راستوں اور اپنے قبائل میں کچلے جائیں گے۔ جیسا کہ قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا بعض دوسرے بندروں اور خنزیروں کی شکل میں بدل جائیں گے جیسا کہ بنی اسرائیل کے ساتھ کیا گیا۔ اور ایک قوم کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب کہ قارون کو دھنسا دیا گیا۔

امام ابن ابی الدنیا نے سالم بن ابی الجعد سے یہ قول بیان کیا ہے بالیقین لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب کہ وہ اپنے میں سے ہی ایک آدمی کے دروازے پر جمع ہوں گے۔ اور اس کے باہر نکلنے کا انتظار کریں گے۔ تا کہ اس سے اپنی حاجت کا مطالبہ کریں۔ پس وہ ان کی طرف نکلے گا۔ حالانکہ اس کی شکل بندر یا خنزیر میں تبدیل ہو چکی ہوگی۔ ایک آدمی دوسرے آدمی کے پاس اس کی

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 505 (8415)

2۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 492 (8375)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ ایضاً

دکان میں جائے گا۔ وہ اسے کچھ بیچے گا۔ پھر یہ لوٹ کر اس کی طرف جائے گا۔ اور وہ بندر یا خنزیر کی شکل میں بدل چکا ہوگا۔

امام ابن ابی الدنیا نے ابوالزاہر یہ رحمہما اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ دو آدمی ایک کام کی طرف چل کر جائیں گے۔ وہاں دونوں کام کریں گے، سوان میں سے ایک بندر یا خنزیر میں بدل جائے گا۔ ان دو میں سے جو محفوظ رہا وہ اپنے ساتھی کو اس حالت سے بچا نہیں سکے گا جس کا مشاہدہ اس نے کیا۔ پس وہ اپنے اس کام کی طرف چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت پوری کر لے گا۔ اور یہ کہ دو آدمی ایک کام کی طرف چل کر جائیں گے۔ اور وہاں کام کریں گے۔ پھر ان دو میں سے ایک کو دھنسا دیا جائے گا۔ اور جو محفوظ رہا، وہ اپنے ساتھی کو اس حالت سے نہیں بچا سکے گا۔ جس کا مشاہدہ اس نے کیا۔ پس وہ اپنے اس کام کو پورا کرے گا یہاں تک کہ اس سے اپنی حاجت پوری کر لے گا۔

امام ابن ابی الدنیا نے ابن غنم رحمہما اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عنقریب ایک دوسرے کے پڑوس میں دو خیمے ہوں گے۔ اور ان کے درمیان ایک نہر جاری ہوگی۔ وہ دونوں اس سے ایک حصے سے پئیں گے اور ان میں سے بعض بعض کو حاصل کر لیں گے۔ پس وہ دونوں ایک دن اس حال میں صبح کریں گے کہ ان میں سے ایک زمین میں دھنس جائے گا اور دوسرا زندہ ہوگا۔

امام ابن ابی الدنیا نے عبدالرحمٰن بن غنم رحمہما اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قریب ہے دو کنیزیں ایک چکی پر بیٹھیں گی۔ اور دونوں (آٹا) پیسیں گی۔ پھر ان میں سے ایک کی شکل بگڑ جائے گی۔ اور دوسری دیکھ رہی ہوگی۔

امام ابن ابی الدنیا نے مالک بن دینار رحمہما اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ آخر زمانہ میں ہوا اور تاریکی ہوگی۔ لوگ گھبرا کر علماء کی طرف جائیں گے، تو وہ انہیں مسخ شدہ حالت میں پائیں گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر الاصول میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں گھبراہٹ ظاہر ہوگی۔ پس لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے۔ تو وہ انہیں بندروں اور خنزیروں کی حالت میں پائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ تم ضرور بر ضرور بنی اسرائیل کے اعمال کی طرح عمل کرو گے۔ اور ان میں کوئی شے نہیں ہوگی مگر اس کی مثل تم میں بھی ہوگی۔ تو ایک آدمی نے کہا: کیا ہم میں سے بندر اور خنازیر بھی ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: کون سی شے تجھے اس سے بچا سکتی ہے۔ تیرے لیے قصد ہی نہیں کیا گیا؟ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی جب کہ تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں سے کوئی ایک اپنے آراستہ کیے ہوئے کمرے سے اپنے باغ کی طرف نکلے گا۔ پھر لوٹ کر آئے گا، تو بندر میں تبدیل ہو چکا ہوگا؟ (2)

امام ابن ابی شیبہ، بخاری اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کرہ الخروج فی الفتنۃ، جلد 7، صفحہ 479 (37380)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 485 (37428)

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آگ جو کہ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر دے گی۔(1)

امام دار قطنی نے الافراد میں، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل مشرق پر ایک آگ بھیجی جائے گی جو انہیں مغرب کی طرف اٹھا لائے گی۔ جہاں وہ رات گزاریں گے وہیں وہ بھی رات گزارے گی۔ اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے وہ بھی انہیں کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔ جو کوئی ان میں سے گر گیا اور پیچھے رہ گیا وہ اس کے لیے ہوگا۔ وہ انہیں اس طرح چلائے گی جیسے لنگڑے اونٹوں کو چلایا جاتا ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، احمد اور ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے قبل بحر حضرموت سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کر دے گی۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم شام کو لازم رکھو۔ ترمذی نے کہا یہ روایت حسن صحیح ہے۔(3)

رہا ارشاد باری تعالیٰ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ تو اس کے بارے ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے۔ کہ جب قیامت آجائے گی تو اس وقت ان کو سمجھنا کب نصیب ہوگا؟

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس کی تفسیر میں یہ ذکر کیا ہے کہ جب ان پر قیامت آجائے گی تو ان کے لیے کیسے ہو سکے گا کہ وہ نصیحت حاصل کریں، توبہ کریں اور عمل کریں۔(4) واللہ اعلم۔

اور ارشاد گرامی فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بارے امام طبرانی، ابن مردویہ اور دیلمی رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: افضل ترین ذکر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور افضل ترین دعا استغفار ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔

امام ابو یعلی رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور استغفار پڑھو اور ان دونوں کی خوب کثرت کرو۔ کیونکہ ابلیس نے کہا: میں نے لوگوں کو گناہوں کے سبب ہلاک کیا ہے اور انہوں نے مجھے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور استغفار کے ساتھ ہلاک کیا ہے۔ جب میں انہیں اس حال میں دیکھتا ہوں تو پھر انہیں خواہشات کے سبب ہلاک کرتا ہوں۔ حالانکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

امام احمد، نسائی، طبرانی، حاکم، ترمذی رحمہم اللہ نے نوادر الاصول میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ بھی یہ شہادت دیتے

1۔ صحیح بخاری، باب خروج النار، جلد 2، صفحہ 1054، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ مجمع الزوائد، باب خروج النار، جلد 7، صفحہ 24 (126020)، دار الفکر بیروت

3۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، باب لاتقوم الساعۃ حتی تخرج نار، جلد 6، صفحہ 391، دار الفکر بیروت

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 63، دار احیاء التراث العربی بیروت

ہوئے فوت ہوتا ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور دل سے اس پر پختہ یقین رکھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔

امام احمد، بزار، ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی چابی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت دینا ہے۔

ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شے نہیں ہے مگر اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب ہے۔ سوائے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے قول اور والد کی دعا کے: ''لَيْسَ شَيْءٌ اِلَّا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ اِلَّا قَوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَدُعَاءَ الْوَالِدِ''

امام ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بندے نے خلوص کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو یہ جان لے کہ جو کوئی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت دیتے ہوئے مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔(1)

امام احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہرگز ایسا کوئی بندہ نہیں آئے گا جو کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہو اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہو مگر یہ کہ اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیا گیا ہے۔(2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ شہادت دی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو آگ اسے ہرگز نہیں کھائے گی۔(3)

امام احمد اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور میں آپ ﷺ کا ردیف تھا (یعنی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سہل بن بیضاء! اور آپ ﷺ نے بلند آواز سے یہ کہا تو لوگ جمع ہوگئے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے شہادت دی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ تعالیٰ نے اسے آگ پر حرام قرار دیا ہے۔ اور اس کے لیے جنت واجب کر دی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو غمزدہ اور پریشان دیکھا گیا: تو ان سے پوچھا گیا۔ آپ کو کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: میں بالیقین وہ کلمہ جانتا ہوں جسے جو بندہ بھی اپنی موت کے وقت کہے گا اللہ تعالیٰ اس سے اس کی مصیبت اور تکلیف کو دور کر دے گا، اس کا رنگ روشن کر دے گا اور اسے وہ کچھ دکھائے گا جو اسے خوش کر دے گا، پھر اس کے بارے مجھے آپ سے استفسار کرنے میں کوئی شے مانع نہ تھی اور اس پر قادر بھی تھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔ تو حضرت عمر

1۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 131، دار صادر بیروت 2۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 44 3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 135

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بالیقین وہ کلمہ جانتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا: وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم ایسا کوئی کلمہ نہیں جانتے جو اس کلمہ سے بڑا ہو، جس کا حکم آپ نے اپنے چچا کو دیا۔ یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! یہی وہ کلمہ ہے۔

امام احمد، مسلم، نسائی، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فوت ہوا در آنحالیکہ وہ یہ یقین رکھتا ہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! لوگوں کو بشارت دے دو کہ جس نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام احمد، ابو داؤد، طبرانی، حاکم، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: جس نے یہ شہادت دی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ کو حرام قرار دیا ہے۔ (2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا وہ اسے حوادثات زمانہ سے نجات دے گا جو اس سے پہلے اسے پہنچا ہے سو پہنچ چکا ہے۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ اس کے نامہ اعمال سے سابقہ گناہوں کو مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ وہ دوبارہ ان کا ارتکاب کرے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کا صدق دل کے ساتھ اس شہادت پر خاتمہ ہوا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس کسی کا خاتمہ ایسے دن کے روزے پر ہوا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہو۔ وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔ اور موت کے وقت جس کا خاتمہ کسی مسکین کو کھانا کھلانے پر ہوا۔ جس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

اور قول باری تعالیٰ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ الآیہ کے بارے عبد الرزاق، عبد بن حمید، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ مذکورہ قول کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں۔ (4)

امام احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب الدلیل علی من مات علی التوحید، جلد 1، صفحہ 192 (43)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ ایضاً، کتاب الایمان، جلد 1 صفحہ 202 (47)

3۔ شعب الایمان، باب فی الایمان باللہ، جلد 1، صفحہ 109 (97)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، باب ومن سورۃ محمد ﷺ، جلد 9، صفحہ 116 (3259)، دار الفکر بیروت

روایت بیان کی ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری بھی۔ پھر عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ اپنے لیے استغفار کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور تمہارے لیے بھی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا: فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ اور فرمایا: میری زبان اپنے گھر والوں کے لیے سخت اور ترش تھی۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ میری زبان مجھے جہنم میں داخل کردیگی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو استغفار سے کہاں ہے؟ بے شک میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے سو بار استغفار کرتا ہوں۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن ماجہ، ابن مردویہ اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کبھی کوئی صبح نہیں کی مگر یہ کہ میں نے اس میں سو بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے مہاجرین میں سے ایک آدمی جسے اغر کہا جاتا تھا سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور اس کی طرف توبہ کرو۔ کیونکہ میں ہر روز سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان اور ابن مردویہ نے الاغر مزنی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے دل پر بھی میل سی آجاتی ہے اور میں دن میں سو بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور آپ رحمہم اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

امام ابن ماجہ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آتے تھے۔ اور آپ کہتے تھے ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ'' اے رب! میری مغفرت فرما، مجھ پر نظر رحمت فرما۔ بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ آپ ﷺ یہ سو بار کہا کرتے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں۔ ''اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ'' (4)

امام ابن ابی شیبہ، ترمذی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب اثبات خاتم النبوۃ، جلد 15، صفحہ 81 (2346)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 691 (1882)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب استحباب الاستغفار، جلد 17، صفحہ 20 (2702)، دارالکتب العلمیہ بیروت

4۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، باب ومن سورۃ محمد ﷺ، جلد 9، صفحہ 117، دارالفکر بیروت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں دن میں سو بار اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔ (1)

رہا ارشاد گرامی وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ اس کے بارے عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ کو دنیا میں وَ مَثْوٰىكُمْ اور آخرت میں آرام کرنے کی جگہ کو۔ (یعنی اللہ تعالیٰ دنیا میں تمہارے تمام معمولات اور آخرت میں تمہارے انجام کو جانتا ہے)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ رات دن میں ہر چوپائے کے چلنے پھرنے کی جگہ اور آرام کرنے کی جگہ کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ فِیْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۚ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ۚ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

''اور اہل ایمان کہتے ہیں کیوں نہ اتری کوئی نئی سورت (جہاد کے بارے میں) پس جب اتاری جاتی ہے کوئی واضح سورت اور اس میں جہاد کا ذکر ہوتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں ان لوگوں کو جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہوتا ہے کہ وہ تکتے ہیں آپ کی طرف جیسے تکتا ہے جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پس ان کے لیے بہتر یہ تھا کہ اطاعت کرتے اور اچھی بات کہتے۔ پھر جب حکم ناطق ہو چکا تو اگر وہ سچے رہتے اللہ تعالیٰ سے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔ پھر تم سے یہی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم فساد برپا کرو گے زمین میں اور قطع کر دو گے اپنی قرابتوں کو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی پھر (حق سننے سے) انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے قرآن میں یا (ان کے) دلوں پر قفل لگا دیئے گئے ہیں''۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ الآیہ

1۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، باب ومن سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 9، صفحہ 117، دار الفکر بیروت

کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر وہ سورت جس میں جہاد کا حکم نازل کیا گیا وہی سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ ہے۔ اور وہی قرآن کریم میں سے منافقین پر شدید ترین اور گراں ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج رحمہ اللہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اہل ایمان کتاب اللہ اور اس میں ان پر نازل ہونے والے حکم کے مشتاق رہا کرتے تھے۔ اور جب کوئی ایسی سورت اتاری جاتی ہے جس میں جہاد کا ذکر ہوتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں منافقین کو اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ تکتے ہیں آپ کی طرف جیسے تکتا ہے جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے لیے وعید ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝ یہ وعید ہے۔ پھر کلام منقطع ہو گیا۔ اور پھر فرمایا: طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ (1) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور نیکی کا قول حقائق الامور کے نزدیک ان کے لیے بہتر ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو حکم دیا ہے اور فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ کا معنی ہے جب امر پختہ ہو گیا۔ (2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا: فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ الآیہ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: تم کیسے دیکھتے ہو اس قوم کو جس نے کتاب اللہ سے روگردانی کی کہ کیا انہوں نے خون حرام نہیں بہایا، انہوں نے قرابتداروں کے ساتھ قطع تعلقی نہیں کی۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جو کہ رحمٰن ہے۔ نافرمانی نہیں کی؟ (4)

امام عبد بن حمید نے بکر بن عبداللہ مزنی رحمہما اللہ سے اسی آیت کے بارے یہ قول بیان کیا ہے: میرا خیال یہ ہے کہ یہ آیت حروریہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام ابن منذر اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے چیخنے والے کی آواز سنی۔ تو فرمایا: اے یرفأ! دیکھ یہ آواز کیسی ہے؟ سو اس نے دیکھا پھر حاضر ہوا اور عرض کی: قریش کی ایک بچی کی ماں فروخت کی جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: مہاجرین و انصار کو بلاؤ۔ کچھ وقت بھی نہ گزرا تھا کہ گھر اور کمرہ بھر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ اور پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں قطع رحمی کا کیا حکم ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: علم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اسی وجہ سے یہ تم میں پھیل چکی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ پھر فرمایا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 65، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 66
3۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 279 (3006)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 67

اس سے بڑھ کر قطع رحمی کیا ہوگی کہ تمہارے درمیان ایک آدمی کی ماں فروخت کی جائیگی، جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں فراخی عطا فرمارکھی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: آپ جو مناسب سمجھیں وہ کریں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام علاقوں میں یہ حکم لکھ بھیجا کہ کسی آزاد کی ماں کو نہ بیچا جائے، کیونکہ یہ قطع رحمی ہے جو جائز نہیں۔

امام عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی، حکیم ترمذی، ابن جریر، ابن حبان، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ جب ان سے فارغ ہوا، تو رحم (قرابتداری) کھڑی ہوئی اور کنارہ عرش کو پکڑ لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھہر جا۔ تو اس نے عرض کی: کیا یہ مقام تجھ سے قطع رحمی سے پناہ طلب کرنے کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے صلہ رحمی کروں گا جس نے تجھ سے صلہ رحمی کی۔ اور میں اس سے قطع تعلقی کروں گا جس نے تجھ سے قطع تعلقی کی؟ اس نے عرض کی: کیوں نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ پس وہ تیرے لیے ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ پڑھو: فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، بخاری اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قرابتداری عرش کے ساتھ معلق ہو کر کہتی ہے: جس نے مجھ سے صلہ رحمی کی اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا اور جس نے مجھ سے قطع تعلقی کی اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلقی کرے گا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، حاکم اور آپ رحمہم اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک قیامت کے دن قرابتداری کی زبان ہو گی۔ وہ عرش کے نیچے کھڑے ہو کر کہے گی: اے میرے رب! مجھے قطع کیا گیا، اے میرے رب! مجھ سے ظلم کیا گیا۔ اے میرے رب! مجھ سے برائی کی گئی۔ تو اس کا رب اسے جواب دے گا: کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے صلہ رحمی کروں گا جس نے تیرے ساتھ صلہ رحمی کی اور میں اس کے ساتھ قطع تعلقی کروں گا جس نے تیرے ساتھ قطع تعلقی کی۔(3)

علامہ بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن قرابتداری کی فصیح و بلیغ زبان ہوگی اور وہ عرض کرے گی: اے میرے رب! اس سے صلہ رحمی کر جس نے مجھ سے صلہ رحمی کی اور اس سے قطع تعلقی کر جس نے مجھ سے قطع تعلقی کی۔(4)

امام عبدالرزاق اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب صلۃ الرحم، جلد 16، صفحہ 92-91 (2554)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، جلد 6، صفحہ 215 (7935)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 214 (7933)　4۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 215 (7936)

بے شک رحم کے لیے رحمٰن سے حصہ ہے۔ وہ قیامت کے دن شور کرتے ہوئے عرش کے نیچے آئے گی اور فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرے گی۔ پس جس کی طرف اس نے صلہ رحمی کا اشارہ کیا، اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا اور جس کی طرف اس نے قطع تعلقی کا اشارہ کیا اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلقی کر دے گا۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قرابتداری عرش کے ساتھ معلق ہوگی اور فصیح و بلیغ زبان کے ساتھ کہے گی: اے اللہ! اس کے ساتھ صلہ رحمی کر جس نے مجھ سے صلہ رحمی کی اور اس سے قطع تعلقی کر لے جس نے مجھ سے قطع تعلقی کی۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ترمذی اور حاکم رحمہما اللہ ان دونوں نے اس روایت کو صحیح کہا ہے اور بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں رحمٰن ہوں۔ میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اس کے لیے اپنے ناموں میں سے ایک نام کو شق کیا ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی، میں نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی۔ اور جس نے اس کے ساتھ قطع تعلقی کی، میں نے اس کے ساتھ تعلق توڑ دیا اور جس نے اس سے جدائی اور علیحدگی اختیار کی میں نے بھی اسے جدا کر دیا۔ (3)

علامہ بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ہم عرفہ کی شام کو رسول اللہ ﷺ کے پاس حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہم کسی آدمی کے لیے یہ جائز قرار نہیں دیتے کہ وہ قطع رحمی کرے۔ سوائے اس کے جو ہم سے اٹھ جائے۔ پس صرف ایک نوجوان اٹھا جو حلقے کے آخر میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنی خالہ کے پاس آیا۔ تو اس نے اس سے پوچھا: تو کیسے آیا ہے؟ تو اس نے اسے وہ سب کچھ بتایا، جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر واپس لوٹ گیا اور آپ ﷺ کی مجلس میں جا کر بیٹھ گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: مجھے کیا ہے کہ میں نے تیرے سوا کسی کو حلقہ سے اٹھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اس نے آپ ﷺ کو وہ کچھ بتایا جو اس نے اپنی خالہ سے کہا تھا اور جو کچھ خالہ نے اسے کہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا تو نے اچھا کیا۔ خبردار سنو! بے شک اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قطع رحمی کرنے والے ہوں۔ (4)

امام احمد اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بنی آدم کے اعمال ہر جمعرات کی شام کو پیش کیے جاتے ہیں اور قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ (5)

امام حاکم نے حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تو میں ان

1۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 185 (20407)

2۔ شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، جلد 6، صفحہ 216 (7936)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، باب ماجاء فی قطعیۃ الرحم، جلد 6، صفحہ 14 (1907)، دار الفکر بیروت

4۔ شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، جلد 6، صفحہ 223 (7962)   5۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 224 (7966)

ابتدائی ایام میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ مکہ مکرمہ میں تھے۔ تو میں نے عرض کی: آپ کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نبی ہوں۔ میں نے عرض کی: آپ کو کون سی شے کے ساتھ بھیجا گیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، بتوں کو توڑ دے اور رشتہ داروں کے ساتھ نیکی اور احسان کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (1)

امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں رحمٰن ہوں اور یہ رحم (قرابتداری) ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا۔ اور جس نے اس کے ساتھ قطع تعلقی کی میں اس کے ساتھ قطع تعلقی کروں گا۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ رحم رحمٰن کا ہی ایک جز اور شاخ ہے۔ پس جس نے اس سے صلہ رحمی کی، اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا۔ اور جس نے اس کے ساتھ قطع رحمی کی اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ قطع تعلقی کرے گا۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (3)

امام بخاری، مسلم اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم اللہ تعالیٰ کی جانب سے حصہ ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی، اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا اور جس نے اس کے ساتھ قطع تعلقی کی اللہ تعالیٰ بھی اس سے قطع تعلقی کرے گا۔

امام ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی اور حاکم رحمہم اللہ ان دونوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث بیان کی ہے: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرے گا، تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان کے باسی تم پر رحم کریں گے، رحم رحمٰن کی ہی شاخ ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی، اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا، اور جس نے اس کے ساتھ قطع تعلقی کی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ قطع تعلقی کرے گا۔ (4)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تقریباً چالیس آدمیوں کے ہمراہ سرخ چمڑے کے ایک قبہ میں تشریف فرما تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارے لیے فتوحات ہوں گی، بے شک تمہاری مدد کی جائے گی اور تم ملک اور مال غنیمت حاصل کرو گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم دے، برائی سے منع کرے اور صلہ رحمی کرے۔ اس کی مثال جو حق کے سوا اپنی قوم کی مدد کرتا ہے، اس اونٹ کی طرح ہے جو بھاگتا ہے اور وہ اپنی دم کے ساتھ ہی بھاگتا ہے۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (5)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم

1۔ مستدرک حاکم، کتاب البر والصلۃ، جلد 4، صفحہ 165 (7240)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مستدرک حاکم، کتاب البر والصلۃ، جلد 4، صفحہ 173 (7265)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ ایضاً (7266) 4۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 175 (7273) 5۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 176 (7275)

مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان المبارک کے روزے رکھ، بیت اللہ شریف کا حج کر اور عمرہ کر۔ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کر، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر، مہمان کی عزت و توقیر کر، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روک اور حق کے ساتھ رہ جہاں وہ رہے۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، رات کے وقت نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہوں، تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔(2)

امام احمد، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، بیہقی نے الاسماء والصفات میں، ابن نصر نے الصلاۃ میں اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں مجھے فرحت و سرور حاصل ہوتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ سو آپ مجھے ہر شے کے بارے خبر دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شے پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ میں نے عرض کی: مجھے ایسے امر کے بارے آگاہ فرمائیے کہ جب میں اس کے مطابق عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیجئے، اور رات کے وقت اس وقت اٹھو جب لوگ سو رہے ہوں۔ پھر سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔(3)

امام طبرانی اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کو آباد کرتا ہے اور ان کے لیے مالوں کی کثرت کرتا ہے۔ اور جب سے انہیں پیدا کیا، ان کی طرف بغض کی نظر سے نہیں دیکھا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اس طرح کیسے ہو سکتا ہے یا رسول اللہ! ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کے سبب۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔(4)

امام طیالسی، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے نسبوں کو پہچانو، اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ کیونکہ رشتہ دار کے لیے کوئی قرب نہیں، جب تو نے اس سے قطع تعلق کر لی۔ اگر چہ وہ قریبی ہو۔ اور اس کے لیے کوئی دوری نہیں جب تو نے اس سے صلہ رحمی کی۔ اگر چہ وہ بعیدی ہو۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔(5)

امام ابن ابی شیبہ اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن قرابتداری حاضر ہو گی اس طرح جیسا کہ تکلہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اور بڑی فصیح و بلیغ اور آزاد زبان کے ساتھ گفتگو کرے گی۔ پس تو اس سے صلہ رحمی کر جس نے اس سے صلہ رحمی کی اور اس سے قطع تعلق کر لے جس نے اس کے ساتھ قطع تعلق کی۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(6)

1۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 176 (7276) 2۔ مستدرک حاکم، کتاب البر والصلۃ، جلد 4، صفحہ 176 (7277)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً (7278) 4۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 177 (7282) 5۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 178 (7283) 6۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 179 (7288)

امام بزار اور بیہقی رحمہما اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جو عرش کے ساتھ معلق ہیں۔ ایک قرابتداری یہ کہتی ہے: اے اللہ! بے شک میں تیرے ساتھ ہوں۔ پس میرے ساتھ قطع تعلقی نہ کی جائے۔ دوسری امانت! یہ کہتی ہے اے اللہ! میں تیرے ساتھ ہوں۔ پس میرے ساتھ خیانت نہ کی جائے۔ اور تیسری نعمت یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تیرے ساتھ ہوں۔ پس میری ناشکری نہ کی جائے۔

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں عرش کے نیچے ہیں۔ قرآن کریم اس کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، اسے بندوں پر حجت بنایا جاتا ہے۔ قرابتداری یہ پکار کر کہتی ہے۔ اس کے ساتھ صلہ رحمی کر، جس نے مجھ سے صلہ رحمی کی اور اس سے قطع تعلقی کرلے جس نے مجھ سے قطع تعلقی کی اور تیسری امانت ہے۔

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ قرابتداری عرش کے ساتھ معلق ہے۔ جب صلہ رحمی کرنے والا اس کے پاس آتا ہے تو یہ اس سے اظہار مسرت کرتی ہے اور اس کے ساتھ ہم کلام ہوتی ہے۔ اور جب اس کے ساتھ قطع تعلقی کرنے والا آتا ہے تو یہ اس سے پردہ کرلیتی ہے اور چھپ جاتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابن حبان، طبرانی، بیہقی اور حکیم ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرابتداری عرش کے ساتھ معلق شاخ ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قرابتداری ایک شاخ ہے جو رحمٰن کی کمر کو پکڑے ہوئے ہے اور اس سے اپنے حق کا مطالبہ کرتی ہے۔ تو وہ کہتا ہے: کیا تو راضی نہیں ہے کہ میں اس سے صلہ رحمی کروں جو تجھ سے تعلقات قائم رکھے۔ اور اس سے قطع تعلقی کرلوں، جو تجھ سے تعلقات منقطع کرے؟ جس نے تیرے ساتھ تعلقات قائم کیے اس نے میرے ساتھ تعلق قائم کیا۔ اور جس نے تیرے ساتھ قطع تعلقی کی پس اس نے میرے ساتھ تعلقات منقطع کرلیے۔(2)

امام طبرانی اور خرائطی رحمہما اللہ نے مساوی الاخلاق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ شراب پینے والا، نافرمانی کرنے والا (والدین کی) اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مومنین پر یہ انتہائی گراں اور شاق ہے کہ وہ گناہ کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ کتاب اللہ کے مطابق عاق (نافرمانوں) کے زمرہ میں پائے جائیں۔ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ۔ لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ (البقرہ: 264) اور مزید فرمایا إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الآیہ (المائدہ: 90)

1۔ شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، جلد 6، صفحہ 221 (7953)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما قالوا فی البر وصلۃ الرحم، جلد 5، صفحہ 218 (25395)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

ارشاد باری تعالیٰ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ الآیہ۔اس کے بارے امام احمد نے الزہد میں، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قول غالب آجائے اور عمل روپوش ہو جائے، زبانیں محبت کریں، اور دل اختلاف کریں، اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی منقطع ہو جائے۔ تو اس کے بارے فرمایا: لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے کتاب العلم میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ علم کو ظاہر کریں گے اور عمل ضائع کر دیں گے، زبانوں کے ساتھ ایک دوسرے سے محبت کریں گے اور دلوں کے ساتھ ایک دوسرے سے بغض رکھیں گے اور رشتہ داروں کے ساتھ باہمی قطع تعلقی کر لیں گے۔ تو ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے۔ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾

ارشاد باری تعالیٰ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اس کے بارے اسحاق بن راہویہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ تو اہل یمن میں سے ایک نوجوان نے کہا: بلکہ ان پر قفل لگا دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی انہیں کھولے گا یا انہیں کشادہ کرے گا۔ یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے۔ پس اس نوجوان کا تصور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل میں رہا۔ یہاں تک کہ جب زمام اقتدار آپ کے سپرد کی گئی۔ تو آپ نے اس سے مدد چاہی۔(1)

امام دار قطنی نے الافراد میں، اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک نوجوان حاضر تھا۔ اس نے عرض کی: بلکہ قسم بخدا! ان پر قفل لگا دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہے جو انہیں کھول سکتا ہے۔ سو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین بنایا گیا تو آپ نے اس نوجوان کے بارے میں دریافت کیا تاکہ اسے والی مقرر کریں۔ تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو فوت ہو گیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کے بارے کہا: قسم بخدا! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے قرآن کریم میں زجر و توبیخ موجود ہے۔ فرمایا: قوم نے اس میں غور و فکر نہیں کی کہ وہ اسے سمجھ سکتے۔ بلکہ انہوں نے قرآن کی متشابہات کو پکڑا۔ اور اس کے سبب وہ ہلاک ہو گئے۔(2)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر بندے کی چار آنکھیں ہوتی ہیں۔ دو آنکھیں اس کے چہرے میں ہیں۔ جن کے ساتھ وہ اپنی دنیا، اور جو چیزیں اس کی معیشت کی اصلاح کرتی ہیں، انہیں دیکھتا ہے اور دو آنکھیں اس کے دل میں ہیں۔ جن کے ساتھ وہ اپنے دین، اور جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے غیب سے اس کا وعدہ فرما رکھا ہے، انہیں دیکھتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 68، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

اس کی ان دو آنکھوں کو کھول دیتا ہے جو اس کے دل میں ہیں۔ پس وہ ان کے ساتھ ان چیزوں کو دیکھتا ہے جن کا غیب سے اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں برائی اور (ذلت) کا ارادہ فرماتا ہے تو دل کو وہ اسی حالت میں چھوڑ دیتا ہے جس حالت میں وہ ہے۔ اور آپ نے یہ آیت پڑھی اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا اور کوئی بندہ نہیں مگر اس کے لیے ایک مخفی شیطان ہے۔ وہ اپنی گردن کو اس کی گردن پر موڑتے ہوئے اس کی پیٹھ پر سوار رہتا ہے۔ اور اپنا منہ اس کے دل پر رکھے ہوتا ہے۔(1)

امام دیلمی رحمہ اللہ نے مسند الفردوس میں خالد بن معدان رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اس قول اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ تک مرفوع روایت بیان کی ہے۔

امام دیلمی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن ان کے دلوں میں بوسیدہ ہو جائے گا اور وہ گرتے ہی جائیں گے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! ﷺ ان کا گرنا کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کوئی قرآن پڑھے گا اور وہ اس میں کوئی حلاوت اور لذت نہیں پائے گا۔ ان میں سے کوئی سورت شروع کرے گا اور اس کے ساتھ جو دوسرا ہے وہ اسے آخر سے پڑھے گا۔ پس اگر انہوں نے عمل کیا تو کہیں گے: اے پیارے رب! ہماری مغفرت فرما۔ اور اگر انہوں نے فرائض کو چھوڑ دیا تو کہیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب نہیں دے گا۔ کیونکہ ہم اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ان کا معاملہ امید ورجا کا ہے اور ان میں کوئی خوف نہیں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔(2)

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾

"بے شک جو لوگ پیٹھ پھیر کر پیچھے ہٹ گئے باوجودیکہ ان پر ہدایت (کی راہ) ظاہر ہو چکی تھی شیطان نے انہیں فریب دیا اور انہیں لمبی زندگی کی آس دلائی۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا ان لوگوں کو جنہوں نے ناپسند کیا جو اللہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 68، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 5، صفحہ 49-448 (8701)، دار الکتب العلمیہ بیروت

نے اتارا کہ ہم تمہاری ایک بات میں اطاعت کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے پوشیدہ مشوروں کو جانتا ہے۔ پس ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحوں کو قبض کریں گے اور چوٹیں لگائیں گے ان کے چہروں اور پشتوں پر۔ یہ درگت اس لیے بنے گی کہ انہوں نے پیروی کی اس کی جو اللہ کی ناراضگی کا باعث تھا اور ناپسند کیا اس کی خوشنودی کو، پس اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے"۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى کے بارے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سے مراد اللہ تعالیٰ کے دشمن اہل کتاب ہیں۔ وہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے اوصاف پہچانتے ہیں اور اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور پھر وہ آپ کا انکار کرتے ہیں۔ اور اَلشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ کے بارے فرمایا: شیطان نے ان کے لیے مزین کر دیا۔ اور ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ فرمایا: ان سے مراد منافقین ہیں۔ (1)

امام ابن منذر نے ابن جریج رحمہما اللہ سے مذکورہ آیت کے بارے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے راہ ہدایت سے پیٹھ پھیر لی۔ یہ پہچان لینے کے بعد کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ اَلشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کو لمبی زندگی کی آس دلائی۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ان لوگوں کو کہا جنہوں نے ناپسند کیا جو اللہ نے اتارا۔ فرمایا: یہودی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے منافقین کو کہتے ہیں۔ اور وہ ان کے ساتھ یہ مشورے مخفی کرتے ہیں۔ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ کہ ہم تمہاری ایک بات میں اطاعت کریں گے کہ وہ جانتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں۔ انہوں نے کہا: یہودیت بھی ایک دین ہے۔ پس منافقین یہود کی ان باتوں میں اطاعت کریں گے جن کے بارے یہودیت نے انہیں حکم دیا ہے وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے ان مخفی مشوروں کو جانتا ہے۔ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ فرمایا: یہ موت کے وقت ہوگا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فرمایا ان سے مراد منافقین ہیں۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ کے بارے انہوں نے فرمایا: وہ چوٹیں لگائیں گے ان کے چہروں اور ان کی سرینوں پر۔ لیکن اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ وہ کنایۃً بیان فرماتا ہے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ؕ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 70-69، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 69

الْقَوْلِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۰ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ ۙ وَ نَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝۳۱ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی ۙ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ؕ وَ سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝۳۲

''کیا خیال کرتے ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر نہیں کرے گا ان کے دلی کھوٹوں کو۔ اور اگر ہم چاہیں تو آپ کو دکھا دیں یہ لوگ سو آپ پہچان تو چکے ہیں ان کو ان کے چہرہ سے۔ اور آپ ضرور پہچان لیا کریں گے انہیں ان کے انداز گفتگو سے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہارے اعمال کو۔ اور ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں تا کہ ہم دیکھ لیں تم میں سے جو مصروف جہاد رہتے ہیں اور صبر کرنے والے ہیں، اور ہم پرکھیں گے تمہارے حالات کو۔ بے شک جو لوگ خود بھی کفر کرتے رہے اور لوگوں کو بھی روکتے رہے اللہ کی راہ سے اور مخالفت کرتے رہے رسول (کریم) کی باوجودیکہ ظاہر ہو چکی تھی ان کے لیے راہ ہدایت وہ قطعاً اللہ تعالیٰ کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو اکارت کر دے گا''۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ کا مفہوم یہ ہے: کیا خیال کرتے ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ظاہر نہیں کرے گا یعنی ان کے خبث نیت اور اس حسد کو جو ان کے دلوں میں موجود ہے (اسے ظاہر نہیں کرے گا) پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے بارے آگاہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین میں سے ہر آدمی کو اس کا نام لے کر پکارتے تھے۔

امام ابن مردویہ اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ کے بارے فرمایا کہ آپ انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھنے کے سبب ضرور پہچان لیں گے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں منافقین کو صرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کے سبب پہچانتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ الآیہ۔ اور پھر کہا: اے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہمیں چھپا لے اور ہمارے حالات کو نہ پرکھ (اعمال کو) ''اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاسْتُرْنَا وَلَا تَبْلُ اَخْبَارَنَا''۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حتی یعلم اور

ویبلو تمام کو یاء کے ساتھ اور ''ویبلو'' میں واؤ کو نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔ واللہ اعلم۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝۳۳ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝۳۴ فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۵ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ لَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝۳۶ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ يُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝۳۷ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَ مَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِيُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۝۳۸

''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول (مکرم) کی اور نہ ضائع کرو اپنے عملوں کو۔ بے شک جو لوگ خود بھی کفر کرتے رہے اور دوسروں کو بھی راہ حق سے روکتے رہے پھر وہ مر گئے کفر کی حالت میں تو اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ (اے فرزندان اسلام!) ہمت مت ہارو اور (کفار کو) صلح کی دعوت مت دو تم ہی غالب آؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمال (اور کوششوں) کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ یہ دنیوی زندگی تو محض ایک کھیل اور تماشا ہے۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگار بن جاؤ تو وہ تمہیں تمہارے اجر عطا کرے گا اور وہ نہ طلب کرے گا تم سے تمہارے مال۔ اگر وہ طلب کرے تم سے تمہارے مال اور اس پر اصرار کرے تو تم بخل کرنے لگو اور (یوں) ظاہر کر دے گا تمہاری ناگواریوں کو۔ ہاں تم ہی وہ لوگ ہو جنہیں دعوت دی جاتی ہے کہ (اپنے مال) خرچ کرو اللہ کی راہ میں۔ پس تم میں سے کچھ بخل کرنے لگتے ہیں، اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ اپنی ذات سے بخل کر رہا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو غنی ہے (کسی کا محتاج نہیں) بلکہ تم (اس کے) محتاج ہو۔ اور اگر تم روگردانی کرو گے (تو اس سعادت سے محروم کر دیئے جاؤ گے) اور تمہارے عوض وہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے''۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے بیان کیا ہے کہ تم میں سے جو

یہ استطاعت رکھتا ہے کہ وہ نیک عمل کو برے عمل کے ساتھ ضائع نہ کرے۔ تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا کرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قوت اور طاقت نہیں۔ کیونکہ نیکی برائی کو مٹا دیتی ہے۔ کیونکہ اعمال کا سرمایہ ان کا خاتمہ ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید، محمد بن نصر المروزی نے کتاب الصلوٰۃ میں اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے ابو العالیہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب یہ گمان کرتے تھے کہ انہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان اور ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ جیسا کہ شرک کے ساتھ کوئی عمل نفع نہیں دے سکتا۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ پس وہ خوفزدہ ہو گئے کہ گناہ اعمال کو ضائع کر دیں گے۔ اور عبد بن حمید رحمہ اللہ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ وہ ڈرنے لگے کبائر سے کہ وہ تمہارے اعمال کو ضائع کر دیں گے۔

امام ابن نصر، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کا گروہ یہ خیال کرتے تھے کہ نیکیوں میں سے ہر شے مقبول ہے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ سو جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے کہا: کون سی وہ شے ہے جو ہمارے اعمال کو ضائع کرے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ثابت ہونے والے گناہ کبیرہ، اور بے حیائی کے امور۔ لہٰذا جب ہم کسی کو دیکھتے کہ اس نے ان میں سے کسی کا ارتکاب کیا ہے تو ہم کہتے کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ (نساء: 48) جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم اس قسم کی بات کہنے سے رک گئے۔ اور جب ہم دیکھتے تھے کہ کسی نے ان میں سے کسی شے کا ارتکاب کیا ہے تو ہم اس کے بارے خوفزدہ ہوتے اور اگر وہ ان میں سے کسی کا ارتکاب نہ کرتا تو ہم اس کے لیے (مغفرت کی) امید رکھتے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ﴾ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے بارے آپ فرماتے ہیں کہ تم دو گروہوں میں سے پہلا گروہ نہ ہو جاؤ کہ جس کے ساتھیوں کو بچھاڑ دیا گیا ہے۔ اور اس نے انہیں دشمنی چھوڑ کر صلح کی پیشکش کر دی۔ حالانکہ تم ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو۔ وَ لَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ فرماتے ہیں: وہ ہرگز تمہارے ساتھ ظلم نہیں کرے گا۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فَلَا تَهِنُوْا کا معنی ہے تم کمزور نہ ہو۔ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ فرمایا: تم ہی غالب آؤ گے۔ وَ لَنْ یَّتِرَكُمْ وہ تمہیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (3)

ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَ لَنْ یَّتِرَكُمْ کا معنی ہے وہ تم پر ظلم نہیں کرے گا۔ (4)

امام خطیب رحمہ اللہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ فرمایا محمد بن منتشر نے السَّلْمِ کی سین کو نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 74، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 76-75
3۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 76-74
4۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 76

امام ابونصر سجزی رحمہ اللہ نے الابانۃ میں عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ درج ذیل تمام آیات میں السَّلْمِ کی سین کو نصب کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ (البقرہ: 208) وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ (الانفال: 61) اور وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اِنْ یَّسْـَٔلْكُمُوْهَا کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مالوں کے بارے سوال کرنے میں ناگواریوں کے اظہار کو جانتا ہے۔ (1)

ارشاد باری تعالیٰ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا الآیہ کے بارے سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ تو کہا گیا یہ کون لوگ ہیں۔ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ فارس کے رہنے والے لوگ ہیں یعنی یہ اور اس کی قوم ہے۔ (2)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی نے الاوسط میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ تو صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ وہ کون لوگ ہوں گے جنہیں ہمارے عوض بدل کر لایا جائے گا اگر ہم نے پیٹھ پھیر لی۔ پھر وہ ہمارے جیسے نہیں ہوں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا: یہ اور اس کی قوم۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر ایمان ثریا پر بھی معلق ہوا تو رجال فارس اسے پالیں گے۔ (3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ الآیہ۔ تو استفسار کیا گیا: وہ کون ہیں تو آپ نے فرمایا: اہل فارس۔ اگر دین ثریا پر بھی ہوا تو فارس کے لوگ اسے پالیں گے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ کا معنی ہے کہ وہ تمہارے عوض جو قوم چاہے گا بدلے آئے گا۔

تمت بالخیر

اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضل و احسان اور حضور نبی رحمت ﷺ کی نظر عنایت سے سورۂ محمد ﷺ کا ترجمہ آج مورخہ 4 جولائی 2003ء بروز جمعرات 11 بجکر 5 منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔ میں اس پر اپنے رب کی بارگاہ میں سراپا سپاس ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 209، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 79، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ سنن ترمذی، ابواب التفسیر، جلد 2، صفحہ 158 (403)، وزارت تعلیم اسلام آباد